بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود

ہفت روزہ
بدر
قادیان
جلد ۱۹ — شمارہ ۲۰

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
بیرونی ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ ہجرت (مئی) حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمدللہ۔

قادیان ۱۳ ہجرت۔ محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع اہل و عیال مورخہ ۱۱ ہجرت کو پاکستان سے بخیر و عافیت مراجعت فرما ہوئے

قادیان ۱۲ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ خیر و عافیت سے ہیں

ربوہ سے بذریعہ تار موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور اب فری ٹاؤن (سیرالیون) تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین

۷ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ — ۱۴ ہجرت ۱۳۴۹ ہش — ۱۴ مئی ۱۹۷۰ء

آج انسانیت کو ایٹمی خطرہ سے کہیں بڑھ کر ایک اور مہیب خطرہ لاحق ہے

وہ خطرہ یہ ہے کہ حصولِ علم کی انسانی کوششوں میں سے دعا کے انتہائی اہم عنصر کو بیدخل کر دیا گیا ہے

یہی وجہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی سے محروم ہو کر دعا کے حصارِ عافیت سے دور تر ہوتا جا رہا ہے!

کماسی یونیورسٹی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا دانشوروں سے پُر معارف و بصیرت افروز خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گھانا کے تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں پچھلے دنوں گھانا کی کماسی یونیورسٹی میں انگریزی میں جو بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا اس کا مختصر خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:—

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ اپریل ۱۹۷۰ء کو چھ بجے شام کماسی یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں دانشوروں، اساتذہ، طلباء اور دیگر اہلِ علم اصحاب کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ آج دنیا کو ایٹمی دھماکہ سے اتنا خطرہ لاحق نہیں ہے جتنا خطرہ اسے اس افسوسناک صورتِ حال سے ہے کہ انسانی کوشش، تدبیر اور مجاہدہ میں سے دعا کے انتہائی اہم عنصر کو یکسر بے دخل کر دیا گیا ہے

حضور نے فرمایا آج دنیا ایٹمی تباہی کے جس ہولناک خطرہ سے دوچار ہے وہ اس غلطی کے نتیجہ میں ہی رونما ہوا ہے کہ انسان نے اپنی مادی کوششوں میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور رہنمائی سے اپنے آپ کو یکسر محروم کر لیا ہے اور وہ دعا کے حصارِ عافیت سے دن بدن دور سے دور تر ہوتا جا رہا ہے۔

حضور نے تدبیر اور دعا دونوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ذرائع اور اسباب سے فائدہ اٹھانا اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنا کہ اس سے امداد کا طالب ہونا۔ یہ دونوں باتیں حصولِ مقاصد کے حق میں بنیادی شرط کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تدبیر اور دعا دونوں باہم لازم و ملزوم ہیں۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو وہ ایک ہی حقیقت کے دو پہلو ہیں۔ دونوں کی اہمیت کو سمجھنا اور ان پر ایک ساتھ عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے بدقسمتی سے دنیا اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بڑی تیز رفتاری سے ایک ہولناک تباہی کی طرف بڑھتی چلی جا رہی ہے

تدبیر اور دعا دونوں کی اہمیت واضح کرنے کے ضمن میں حضور نے علی الخصوص دعا کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کا عرفان حاصل کئے بغیر محض دنیوی علوم کی تحصیل بنی نوع انسان کے لئے خطرہ کا موجب ہے۔ دعا دنیوی علوم کی تحصیل کی سمت مقرر کر کے اسے بامقصد اور کارآمد بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جہاں مادی علوم انسان کو قوت و اقتدار سے بہرہ ور کرتے ہیں وہاں دعا انسان کو بصیرت عطا کرتی ہے اس کے اندر اس حاصل کردہ قوت و اقتدار کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی اہلیت پیدا کرتی ہے۔ اس لحاظ سے جب علم کا دعا سے کوئی تعلق یا واسطہ نہ رہے تو پھر وہ ایک لعنت بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ ہم خود اپنے یعنی تمام بنی نوع انسان کے مجموعی مفاد کے پیشِ نظر نہ صرف اس خطرہ کو دیکھیں اور محسوس کریں جو ایمان باللہ کے بغیر حصولِ علم کی ظاہری کوششوں میں پوشیدہ ہے بلکہ ایمان باللہ اور اس کے ثمرات سے بہرہ ور ہو کر اس خطرہ کا سدِّباب کرنے کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم قوانینِ قدرت کے مطالعہ اور ان کی ممکن حد تک تسخیر کے میدان میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں اور قدم قدم پر دعا سے کام لیں تاکہ اس طرح حاصل ہونے والا علم بنی نوع انسان کے لئے خطرہ کا نہیں بلکہ سراسر فائدہ اور رحمت کا موجب ثابت ہو۔

خطاب کے آغاز میں حضور نے کتابی اور درسی علم اور اس کے بالمقابل اصل اور حقیقی علم اور اس کے حصول کے طریق پر بھی بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا تحصیلِ علم ایک مقدس فریضہ ہے لیکن میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ علم جو کتابوں سے اخذ اور کلاس روم میں حاصل کیا جاتا ہے اصلی اور حقیقی علم نہیں ہوتا۔ زیادہ سے زیادہ اسے غیر ضروری علم سے تعبیر کیا جا سکتا ہے یہ اصل اور حقیقی علم کی ایک نقل ہوتا ہے اور اس کی حیثیت محض معلومات سے زیادہ نہیں ہوتی۔ کتابی علم کے متعلق اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ وہ زنگ آلود ہو کر ناکارہ ہو کر رہ جائے۔ وہ ایک بند اور ٹھہرے پانی کی مانند ہوتا ہے جس کا منبع یا سرچشمہ سے تعلق منقطع ہو چکا ہوتا ہے اس لئے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بدبو دینے لگتا ہے۔ اور انسانی استعمال کے قابل نہیں رہتا۔ لیکن وہی علم جو تحقیق و انکشافات کے طور پر ہم کلاس روم میں حاصل کرتے ہیں جب ہمارے اذہان میں اس طور سے جڑ پکڑ لیتا ہے کہ وہ نقطہ کی مدد سے ہمارے وجود اور ہماری شخصیت کا جزو بن جاتا ہے تو پھر وہ جامد اور فرسودہ نہیں رہتا بلکہ...

مالک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے ماما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں ورودِ مسعود

فضائی مستقر پر نہایت پُرتپاک خیر مقدم۔ استقبال کے مناظر کی ٹیلیویژن پر نمائش

حضور کی لائبیریا کے صدرِ مملکت سے ملاقات جماعت کی طرف سے وسیع پیمانہ پر عشائیہ کا اہتمام

عشائیہ میں صدرِ مملکت کے نمائندہ، وزراء، مختلف ملکوں کے سفراء اور دیگر معززین کی شرکت

منروویا (لائبیریا) ۳۰؍ اپریل ۱۹۷۰ء بذریعہ کیبل گرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے نائیجیریا، گھانا اور آئیوری کوسٹ کے احمدیہ مشنوں اور ان ممالک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی احمدیہ جماعتوں میں سے چیدہ چیدہ جماعتوں کا دورہ فرمانے اور ان ممالک میں بسنے والی اقوام تک اسلام کا پیغام نہایت کامیابی سے پہنچانے کے بعد بخیر و عافیت لائبیریا پہنچ چکے ہیں اور آجکل اس کے دارالحکومت منروویا میں قیام فرما ہیں اور وہاں اہم دینی اور جماعتی سرگرمیوں میں ہمہ وقت اور ہمہ تن مصروف ہیں

چنانچہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب منروویا سے اپنے کیبل مرسلہ ۳۰؍ اپریل کے ذریعہ اطلاع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۹؍ اپریل بروز بدھ ۲ بجے بعد دوپہر بخیر و عافیت آئیوری کوسٹ کے دارالحکومت ابی جان سے منروویا میں ورود فرما ہوئے۔ رابرٹس فیلڈ کے فضائی مستقر پر جماعت احمدیہ لائبیریا کے مخلص و فدائی احباب اور لائبیریا کے سربرآوردہ اصحاب نے حضور کا نہایت پُرخلوص و پُرتپاک خیر مقدم کیا۔

حضور کا استقبال کرنے والوں میں حکومت کے اعلیٰ افسران، لائبیریا کے مسلم زعماء اور اور دیگر معززین کے علاوہ خود صدرِ مملکت کا ذاتی نمائندہ بھی شامل تھا۔ علاوہ ازیں اور بہت سے احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے

منروویا پہنچنے کے بعد سہ پہر کے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مملکتِ لائبیریا کے صدر جناب ولیم ایس بی ٹب مین سے ملاقات فرمائی ملاقات کے وقت لائبیریا کے سیکرٹری آف اسٹیٹ بھی موجود تھے

رات کو جماعت احمدیہ لائبیریا کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر عشائیہ کا انتظام کیا گیا۔ اس میں احباب جماعت کے علاوہ خود صدرِ مملکت کے ذاتی نمائندہ نے بھی شرکت فرمائی۔

علاوہ ازیں وزراء مملکت، متعدد ملکوں کے سفارتی نمائندے، حکومت کے بعض اعلیٰ حکام و افسران، مسلم زعماء اور شہر کے معززین بھی کافی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر ان سب حضرات نے سیدنا حضرت اقدس سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

فضائی مستقر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُرتپاک استقبال کے مناظر ٹیلیویژن پر دکھائے گئے۔ اس طرح اہلِ لائبیریا کو بحمد اللہ حضور کی زیارت کا موقع ملا اور حضور کی تشریف آوری اور اسلام کا ملک کے گوشے گوشے میں غیر معمولی چرچا ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نیز محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر اہلِ قافلہ کا سفرِ حضر میں حافظ و ناصر رہے قدم قدم پر حضور کو اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے اس خالصۃً دینی اور للّٰہی سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں نہایت عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور حضور کامیابی و کامرانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں

آمین اللّٰھم آمین

دعائیں اور صدقات

ان خاص ایام میں جبکہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک طویل تاریخی اور تبلیغی سفر پر ہیں ہم میں سے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ اپنے آقا کی اس اہم سفر سے کامیاب اور بخیر و عافیت مراجعت کے لئے مسلسل دعاؤں میں لگا رہے۔ اور حسبِ استطاعت صدقہ بھی دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کا سایہ ہر وقت حضور کے سر پر رکھے آمین

مسلم قائد کا عظیم استقبال

جو صدر ٹب مین کی طرف سے مدعو تھے

مونروویا (لائبیریا۔ مغربی افریقہ) سے شائع ہونے والا موقر اخبار "لائبیرین سٹار" اپنی ۳۰؍ اپریل کی اشاعت میں بہ عنوان بالا رقمطراز ہے:۔

"صدر ٹب مین کی دعوت پر سلسلہ احمدیہ اسلامیہ کے سربراہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ) دو روزہ سرکاری دورہ پر اپنے حرم محترم اور سات رفقاء کے وفد کی معیت میں کل یہاں تشریف لائے۔ اور رابرٹس بین الاقوامی طیران گاہ (اڈہ ہوائی جہاز) پر صدر کے خصوصی نمائندہ کرنل ہنری آر گبسن نے آپ کا استقبال کیا۔ مسلم گورنر فارنیسی کمارا الحاج درمو یہ کورنا اور دیگر مسلم نمائندین بھی حاضر تھے۔ آپ پاکستان سے آئے ہیں اور آپ نے بتایا کہ میں اس براعظم (افریقہ) میں پہلی بار آیا ہوں

آپ نے یہ بھی بتایا کہ میری اور صدر ٹب مین کی پہلے بھی راہی واقفیت ہے اگرچہ یہ ہماری پہلی ملاقات ہوگی۔ نیز فرمایا کہ صدر موصوف شریف دل اور عاقل دماغ کے مالک ہیں۔ ایسی شخصیت ہیں کہ جن پر قوم کو فخر کرنا چاہیئے۔ "اگزیکٹو میفنشن" میں کل شام کو صدر ٹب مین سے آپ کی پرائیویٹ ملاقات مقرر تھی"

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیشن نمبر ۱۵۸ معمولی مورخہ ۵؍۱۰ جماعت احمدیہ کیرنگ کے مندرجہ ذیل عہدیداران و ممبران مجلسِ عاملہ کی منظوری دی ہے

۱۔ مکرم شیخ احمد علی صاحب نائب سیکرٹری مال
۲۔ " مجیب الرحمٰن صاحب نائب سیکرٹری امورعامہ
۳۔ " شیخ عبدالستار صاحب ممبر مجلسِ عاملہ
۴۔ " لطیف الرحمٰن خان صاحب صوبیدار " "
۵۔ مکرم دوست محمد صاحب " ممبر مجلسِ عاملہ
۶۔ " ثناء اللہ خان صاحب " "
۷۔ " پہلوان خان صاحب " "

ناظر اعلیٰ قادیان

براعظم افریقہ کا مغربی حصہ

مغربی افریقہ کے وہ ممالک جن کا حضور آجکل دورہ فرما رہے ہیں

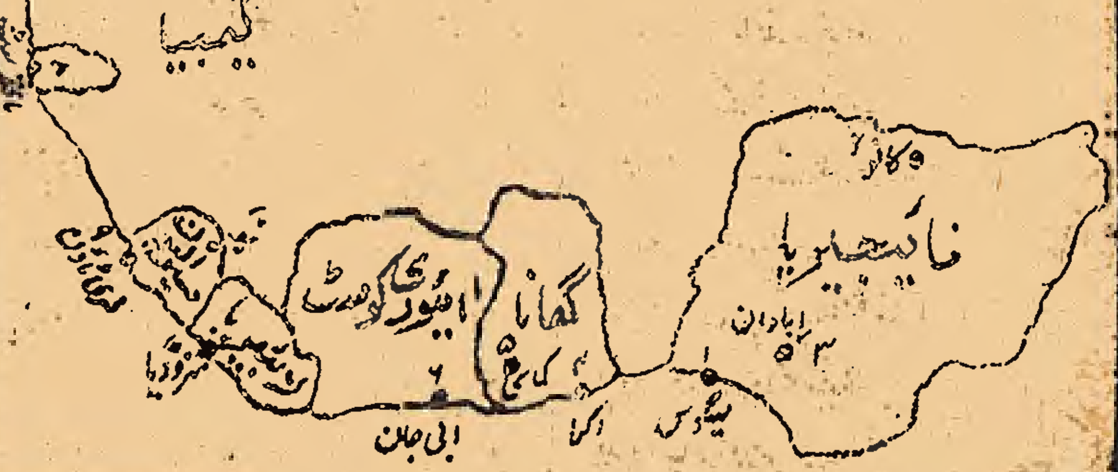

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

حضور ایدہ اللہ کی نائیجیریا کے صدرِ مملکت جنرل یعقوب گوون سے ملاقات

ابادان میں ملک کے نامور دانشوروں نیز یونیورسٹی کے اساتذہ و طلباء سے بصیرت افروز خطاب

نائیجیریا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت اہم دینی اور جماعتی مصروفیات پر مشتمل جو رپورٹ مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے امیر مقامی ربوہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں ارسال فرمائی ہے اس کی ایک قسط ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔ اس قسط میں ۱۳ اپریل کی مصروفیات درج ہیں:۔

۱۳ اپریل ۱۹۷۰ء کو صبح دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور نائیجیریا کے صدرِ مملکت کی ملاقات تھی۔

دس بجے صبح یعنی پاکستانی وقت کے مطابق دو بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میجر جنرل یعقوبو گوون (Yakubu Gowon) کی جائے رہائش پر جو ڈوڈان بیرکس Dodon Barracks میں واقع ہے تشریف لے گئے۔ حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب۔ امیر و مشنری انچارج نائیجیریا مولوی فضل الٰہی صاحب انوری جماعت احمدیہ لیگوس کے پریذیڈنٹ مسٹر ایس او بکری مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور خاکسار راقم بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ صدرِ مملکت نائیجیریا نہایت احترام سے حضور سے ملے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ لوگ نہایت نازک مرحلے میں سے گزرے ہیں اور آپ نے جس تحمل اور یقین سے ان نازک حالات میں ملک کی خدمت کی ہے وہ قابلِ ستائش ہے۔ ہم لوگ پاکستان میں آپ کی جرأتمندانہ کوششوں کو ہمدردی سے دیکھ رہے تھے۔ اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے اور نائیجیریا کو اللہ تعالیٰ نے امن کی نعمت سے نوازا ہے آپ کی کوشش ہونی چاہیئے کہ کسی قسم کی تلخی پیدا نہ ہو اور محبت اور لطف سے جنوبی حصے کے لوگوں کے دل بھی فتح کریں۔ کیونکہ اصل فتح یہی ہے۔ طاقت کے استعمال سے لوگ تباہ تو ہو سکتے ہیں، جیتے نہیں جا سکتے۔ ایٹم بم سے ایک دل بھی نہیں بدلا جا سکتا۔

عزت مآب صدرِ مملکت نائیجیریا نے جواب دیا کہ ہماری یہی کوشش ہے۔ نائیجیریا میں مذہبی تنظیموں میں باہمی برادرانہ تعلقات ہیں ورنہ اس سلسلے میں ملک کے باہر جو پروپیگنڈا مذہبی جذبات کو بھڑکانے کے لئے کیا جا رہا تھا اگر لوگ اس کی طرف توجہ کر لیتے اور اس سے متاثر ہوتے تو ہماری مشکلات بہت بڑھ جاتیں۔ ہم نے اقتدار کی خاطر کوئی نازیبا حرکت نہیں کی۔ کیونکہ ہمارے سر پر ایک مقتدر ہستی اور بھی ہے جس کے سامنے ایک دن جوابدہ ہونا ہے اور وہ ہمارا خالق اور مالک خدا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ باوجود سول وار کے زخموں کے لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ کھیل رہی ہے۔ اور ہر طرف لوگ ہنستے ہوئے نظر آتے ہیں جہاں جبر اور دباؤ کا ماحول ہو وہاں چہرے منجمد ہو جاتے ہیں۔

جنرل یعقوبو گوون نے نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی عظیم کامیابیوں کو سراہا اور کہا کہ جماعت نے نائیجیریا کی اخلاقی۔ روحانی۔ جسمانی اور ذہنی ترقی میں قابلِ قدر کردار ادا کیا ہے۔ روحانی خدمات کے علاوہ آپ نے تعلیمی میدان میں بھی جو کارنامے سرانجام دئے ہیں وہ قابلِ تحسین و ستائش ہیں۔ نائیجیریا کے عوام کی بہبود اور عزائم کی تکمیل کے سلسلہ میں آپ نے پوری شمولیت کی ہے۔ آپ نے سکول اور کالج اور ہسپتال کھولے ہیں۔ چنانچہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں ہم اور آپ Parteners in Progress ہیں۔ یعنی ہم اور آپ نائیجیریا کے ارتقاء اور ترقی کے ساتھی ہیں۔

جنرل صاحب نے حضور سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا پروگرام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج شام ابادان میں جہاں ہماری ایک ہزار سے زیادہ افراد پر مشتمل جماعت ہے جائیں گے نیز وہاں کے Intellectuals اور یونیورسٹی طلباء کے سامنے ایک لیکچر بھی دینا ہے۔ کل Aje Bu Ode میں مسجد کا افتتاح کیا ہے۔ اس پر جنرل صاحب بیساختہ بول اٹھے میں نے وہ خوبصورت مسجد جو سڑک کے کنارے واقع ہے دیکھی ہے۔ پھر دوبارہ کہا کہ آپ نے نائیجیریا کے عوام کی بے لوث خدمت کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اپنی بساط کے مطابق اپنے محدود ذرائع کا خیال رکھتے ہوئے ہم نے یہ حقیر سی خدمت کی ہے اس پر صدرِ مملکت نے فرمایا لیکن یہ خدمت بے غرض خدمت ہے اور ہمارے دل میں اس کا بہت احترام ہے۔ اگر کوئی ملک کروڑوں پونڈ بھی ہم پر خرچ کرتا اور اس میں کوئی ذاتی غرض پنہاں ہوتی تو ہرگز ہمارے دلوں میں یہ احترام نہ ہوتا۔ حضور نے فرمایا کہ دراصل تو آپ کے پاس سب کچھ ہے لیکن Exploit کرنے والوں نے آپ کو اس سے محروم کر دیا۔ اس پر صدرِ مملکت بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ حضور نے سچ فرمایا۔ پھر اچانک درخواست کی کہ آپ ہمارے ملک کے لئے دعا فرما دیں کہ ہماری مشکلیں آسان ہو جائیں۔ اور ہم اور ہمارے بعد آنے والے حاکم ہمیشہ ملک اور قوم کی خدمت کے جذبے سے سرشار رہیں۔ نیز درخواست کی کہ اسی وقت دعا فرما دیں اور عیسائی طریق پر گھٹنے ٹیک کر دعا کرنی چاہی تو حضور نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ بیٹھے بیٹھے دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ رخصت کے وقت صدرِ مملکت حضور سے بغلگیر ہوئے۔ حضور نے ان کی گردن پر بوسہ دیا۔ حضور نے پاکستانی صنعت کاری کا نمونہ بطور تحفہ کے دیا جس پر صدرِ مملکت نے پاکستان کی دستکاری کی بہت تعریف کی۔ اور کہا نہ جانے ہاتھ سے اسے کتنی مدت میں تیار کیا گیا ہوگا۔ یہ ملاقات نصف گھنٹے تک جاری رہی۔ چونکہ حضور نے ابادان تشریف لے جانا تھا اس لئے زیادہ توقف ممکن نہ تھا۔ چنانچہ فیڈرل پیلس ہوٹل واپس تشریف لا کر حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو ہوٹل سے ساتھ لے کر ابادان جانے کے لئے روانہ ہوئے۔

ابادان کی آبادی ساٹھ لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہاں جماعت کی مسجد ہے۔ اور ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ لیگوس سے ابادان کا فاصلہ ۱۰۸ میل کے قریب ہے۔ سارا راستہ بے حد سرسبز اور دلفریب ہے سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے Landscape بھی بے حد خوبصورت ہے Aje Bu Ode یہاں سے راستے کے تقریباً وسط میں ہے۔ شگامو جو ایک کافی بڑا قصبہ ہے اس کے شروع میں ایک راؤنڈ اباؤٹ Roundabout ہوٹل ہے اس کا مالک پرنس عزمت اڈوی تولا بڑے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ ہوٹل کے پاس سڑک پر چند منٹ کے لئے کاریں رکیں تو عزمت اڈوی تولا صاحب بھاگ کر آئے اور کہا کہ یہ حضرت امیر المومنین حضرت حافظ مرزا ناصر احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ) ہیں۔ میں نے ان کو ٹیلیویژن پر دیکھا ہے۔ میری خوش قسمتی ہو گی اگر ہوٹل میں تشریف لائیں۔

ظہر کی نماز حضور نے آجے بو اوڈے کی مسجد میں ادا فرمائی۔ کھانا بھی وہیں کھایا۔ سوا چار بجے شام ابادان پہنچے۔ ابادان کے احباب شہر سے باہر حضور کے استقبال کے لئے پہنچے ہوئے تھے حضور سیدھے ماپو ہال Mapo Hall میں تشریف لے گئے جہاں حضور کا لیکچر تھا۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی تو سارا ہال آمین کی آواز سے گونج اٹھا یہاں آمین بہت بلند لیکن خوش آئند آواز سے کہتے ہیں۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ لوگ گیلری میں بھی کھڑے تھے اور کھڑکیوں سے باہر بھی اچھا خاصا مجمع لگا تھا۔ حاضری ایک ہزار سے زائد تھی۔ حاضرین میں اکثریت طلباء اور اساتذہ اور Intellectuals کی تھی۔ نیز درمیان ابادان کے مفتی اعظم مع اپنے ساتھیوں کے عرب لباس پہنے ہوئے تشریف لائے اور یہاں کے رواج کے مطابق احتراماً ننگے پاؤں ہو کر سلام بجا لائے۔ حاضرین میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ پروفیسر اول گورسے M. O. Olegorle صدر شعبہ عربی و اسلامک سٹڈیز ابادان یونیورسٹی
۲۔ ڈاکٹر رؤف الفانجا Rouf Alfanja سابق پریذیڈنٹ نیشنل مسلم سٹوڈنٹس سوسائٹی
۳۔ ڈاکٹر ایف ایچ المصری Dr. F. H. Almisri پروفیسر عربک ابادان یونیورسٹی
۴۔ ڈاکٹر ایم اے ابدل پروفیسر ابادان یونیورسٹی
۵۔ پروفیسر ایم ایس آل بر " " "
۶۔ " این دائی الجبوری " " "
۷۔ ڈاکٹر ایم گورس دالا " " "
۸۔ ڈاکٹر بی ایم خان سپرنٹنڈنٹ اڈےاویو Ade Oyo ہسپتال ابادان
۹۔ ڈاکٹر اے آر آئی ڈوڈو پروفیسر
۱۰۔ الحاج Rufai مفتی اعظم مغربی نائیجیریا
۱۱۔ ایل مرسف Alamash سابق جج کورٹ
۱۲۔ چیف آمی Alamu

نائیجیریا کی احمدیہ جماعتوں کے نمایندگان سے حضور کا مشورہ مزید سکول اور میڈیکل سنٹر کھولنے کی ہدایت

ایک صد افراد کا قبولِ اسلام ۔ احباب جماعت کے نام محبت بھرا سلام

امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنے خط مرسلہ از لیگوس میں تحریر فرماتے ہیں:

"اخبارات نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور میجر جنرل گوون صدر مملکت نائیجیریا کی باہمی ملاقات کو تفصیل سے دیا ہے۔ ڈیلی ٹائمز نے جو ایک لاکھ سے زیادہ چھپتا ہے اور دن میں کئی ایڈیشن نکلتے ہیں اپنے دو ایڈیشنوں میں نمایاں طور پر انٹرویو کو چھاپا ہے فرنٹ پیج پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فوٹو دیا ہے۔ اور دونوں ایڈیشنز میں دو مختلف تصویر دی ہیں۔ اسی طرح ڈیلی ایکسپریس۔ مارننگ پوسٹ ڈیلی سکیچ۔ نیو نائیجیرین نے نمایاں طور پر ساری ملاقات کی تفصیل جس میں جماعت احمدیہ کی جسمانی ذہنی اخلاقی، تعلیمی اور طبی خدمات کا ذکر ہے چھاپی ہے اور حضور کے فوٹو دیئے ہیں

آج صبح دس بجے کانو روانگی تھی۔ یہاں سات ساتھ بیڈ کا ہمارا ہسپتال ہے اور مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب واقف زندگی کی زیر نگرانی اس علاقے میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ایرپورٹ پر پہنچ کر

جب جہاز کی روانگی کا وقت تھا کانو کی روانگی منسوخ کر دی گئی۔ ایرپورٹ والوں نے اعلان کیا کہ کانو میں جو شمال میں لیگوس سے آٹھ سو میل کے فاصلہ پر ہے موسم سخت خراب ہے اور sandstorm کا سفر ہے۔ اس لئے جہاز کانو نہیں اترے گا۔ بلکہ سیدھا لنڈن چلا جائے گا۔ کانو میں موسم کئی دن سے خراب چلا آ رہا تھا اس لئے نہ صرف اگلے دن بھی روانگی کوئی یقینی امر تھا بلکہ اگر چلے جاتے تو واپسی کا معاملہ بھی مشکوک ہو جاتا۔ مگر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب بہت پریشان تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے احمدیہ کلینک اور میڈیکل سنٹر کا افتتاح ہو۔ اس کلینک پر ۵۰۰۰ پاؤنڈ خرچ ہوں گے اب تک پندرہ ہزار پاؤنڈ خرچ ہو چکے ہیں۔ اس کامیابی کا سہرا حضور کے خادم اور مخلص غلام ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے سر ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ان کی پریشانی کا مداوا ایک رنگ میں اس طرح ہو گیا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب کے اہل و عیال بذریعہ لوکل فلائٹ لیگوس پہنچ گئے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کی۔ محترم و مکرم مولانا محمد بشیر صاحب شاد صاحب بھی جو کانو میں ہمارے مشنری ہیں Hausa Area قبائل میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں تشریف لے آئے اور اپنے آقا کے دیدار سے ہجر کی پیاس بجھائی۔

حضور نے فرمایا ہم تو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں اسی کی خاطر گھر سے روانہ ہوئے تھے وہ جہاں چاہے لے جائے۔

آج بجے ۱۵ نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ میں ادا فرمائی۔ لیگوس میں ہماری جماعت کی اور بھی مساجد ہیں۔ اگرچہ احباب کو اطلاع نہ تھی حاضری اچھی تھی۔ ۱۲۰ مرد اور ساٹھ کے قریب مستورات حاضر تھیں۔ نماز کے بعد حضور نے تمام حاضر احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

شام کو پانچ بجے فیڈرل پیلس میں حضور نے مقامی جماعتوں کے نمایندگان کو جلسے پر مدعو فرمایا ہوا تھا۔ میٹنگ میں حضور نے جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا سے مشورہ طلب فرمایا تاکہ آئندہ پانچ سے سات سال تک کے عرصے پر حاوی ایک باقاعدہ منصوبے کے ماتحت یہاں سکول اور میڈیکل سنٹر کھولے جائیں۔ چنانچہ میٹنگ نے ایک سب کمیٹی بنائی جس کے نئے آٹھ نام حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ کم از کم سولہ سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری سکول مختلف جگہوں پر مزید جاری کئے جانے چاہئیں۔ اور ان کا خرچ مقامی جماعتوں کو برداشت کرنا چاہیئے۔ اسی طرح چار نئے میڈیکل سنٹر بھی کھلنے چاہئیں۔

حضور نے سات احباب پر مشتمل کمیٹی منظور فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ دو ماہ تک سب کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے۔ حضور نے اس پروجیکٹ کا نام Project Leap Forward رکھا ہے۔ حضور نے نائیجیریا کا نقشہ سامنے رکھ کر بعض مقامات کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ Tentative طور پر ان مقامات کو بھی زیر تجویز رکھا جائے

موقعے اتنے ہی تقریباً کھڑے تھے۔ انگریزی تقریر کا ترجمہ ہمارے احمدی بھائی ظفر اللہ ایاس صاحب جو سینٹرل بنک آف نائیجیریا میں آفیسر ہیں نے کیا۔ تقریر کے بعد نائیجیریا کے احمدیوں نے عشق و محبت کے جذبات سے بے قابو ہو کر جس بیتابی سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے معانقہ کا شرف حاصل کرنا چاہا اس کا اندازہ کچھ دیکھنے والے ہی کر سکتے ہیں۔ لوگ ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے تھے۔ ہال سے حضور سیدھے مسجد احمدیہ میں تشریف لے گئے جہاں نماز عصر ادا فرمائی

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے بھی مستورات والے حصے میں نماز باجماعت میں شمولیت فرمائی نماز سے فراغت کے بعد حضور اباداں کے Premier ہوٹل میں تشریف لے گئے جہاں جماعت نے حضور کی رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا۔ لیکن رہائش کا تو سوال نہ تھا۔ چائے حضور نے نیچے لاؤنج میں ہی نوش فرمائی

ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا۔ ہمارے بھائی عالم وزیری عبدو صاحب جو گورنمنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری ہیں اور عرصے سے زیر تبلیغ تھے ان سے حضور نے فرمایا کہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے فیصلہ کریں کہ بیعت کرنی ہے۔ عالم صاحب عرصہ سے ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے تھے۔ جماعت کا مشہور ترجمہ قرآن ہر وقت ان کے زیر مطالعہ رہتا ہے۔ ان کی مخلصانہ خدمات کو جو انہوں نے اس دورے کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قرب میں سرانجام دیں اللہ تعالیٰ نے نواز دیا اور انہیں انشراح بخشا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزندوں میں انہیں شامل کر دیا۔ عبدو صاحب تقریباً سارا سارا وقت حضور کی کار کو ڈرائیو کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ چنانچہ پریمیر ہوٹل ہی میں انہوں نے بیعت کر لی۔ حضور پیار سے ان کو اپنا New Born بیٹا کر کے پکارتے ہیں۔ حضور نے تحفۃً ایک انگوٹھی بھی پہنائی جس پر

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کندہ ہے۔

واپسی پر رستہ میں Traffic Jam ہونے کی وجہ سے تقریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ رکنا پڑا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خود کار سے اتر کر ٹریفک کو Guide کرتے رہے۔ رات واپس فیڈرل ہوٹل میں بہت دیر سے پہنچے یعنی ساڑھے بارہ بجے (پاکستانی وقت کے مطابق صبح چار بجکر ۳۰ منٹ پر)۔

Boliciler General

۱۳۔ الحاج موگاجی Mogaji چیف امام انصار الدین سوسائٹی اباداں

۱۴۔ الحاج Y. O. Eqbeyemi چیئرمین اباداں Navairddin Society

۱۵۔ الحاج بول بابے لاکیم Bol - Babe Lakim چیئرمین مسلم ایسوسی ایشن آف نائیجیریا۔

۱۶۔ الحاج اولی سی گان O. A. Legan چیئرمین ہاج بورڈ

۱۷۔ پروفیسر Balo Fapumua ڈین ایجوکیشن اباداں یونیورسٹی

۱۸۔ الحاجہ Adebola چیئرمین مسلم ایسوسی ایشن آف نائیجیریا۔ (ویڈیز سیکشن)

۱۹۔ بیڈم Humani Lugu بانی ایسابوتودین سوسائٹی (Isabutudeen)

۲۰۔ ڈاکٹر لیشی Leshi یونیورسٹی ٹیچنگ ہسپتال اباداں

نمایندگان

۲۱۔ احمدیہ موومنٹ آف نائیجیریا

۲۲۔ انصار الدین سوسائٹی اباداں

۲۳۔ نویر الدین Nawairadin سوسائٹی آف اباداں

۲۴۔ دی اسلامک یوتھ لیگ

۲۵۔ ایسابوتودین سوسائٹی

۲۶۔ کاؤنسل آف مسلم کمیونٹی اباداں

۲۷۔ زمرۃ المؤمنین ولیڈرز سٹیٹ۔ آف نائیجیریا

۲۸۔ شمس الدین اسلامک سوسائٹی

۲۹۔ ٹاپا مسلم ایسوسی ایشن

۳۰۔ حزب اللہ الغالب مشن ۔ Hizbullah Alghalib

۳۱۔ Tijaniyat مسلم سوسائٹی

۳۲۔ زمرۃ الحجاجی سوسائٹی Zumratul Hujjaji

۳۳۔ یونائیٹڈ مسلم یوتھ ایسوسی ایشن

۳۴۔ اباداں ڈسٹرکٹ امامز Imams

۳۵۔ مسلم ایسوسی ایشن آف اباداں

۳۶۔ Lanshe Akbir Islamic Society

۳۷۔ مسلم سکولوں کے نمایندے جو سیکنڈری سکولوں اور ٹیچرز ٹریننگ کالج میں پڑھتے ہیں

۳۸۔ مسلم سٹوڈنٹس سوسائٹی اباداں

۳۹۔ احمدیہ گرامر سکول اباداں کے طلبا

۴۰۔ مسلم سیکنڈری سکول کے طلبا

۴۱۔ دوسرے اداروں کے نمایندگان

۴۲۔ جماعت احمدیہ اباداں کے نمایندگان

ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پانچ سو کرسی بیٹھے ہوئے تھے اور باقی گیلری وغیرہ میں کھڑے ہوئے تھے جہاں کہیں گنجائش ہونے لگی تھی۔ حتیٰ کہ ہال کے باہر بھی مشتاقین کا تانتا لگا تھا۔ جتنے لوگ بیٹھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی گیمبیا کے سربراہِ مملکت سے ملاقات

حضور نے ملاقات کے دوران سربراہِ مملکت کو انگریزی تفسیر القرآن کا تحفہ دیا

سابق گورنر جنرل الحاج سر الیف۔ ایم سنگھاٹے کی طرف سے وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام

استقبالیہ تقریب میں دیگر سر برآوردہ حضرات کے علاوہ خود سربراہِ مملکت نے بھی شرکت فرمائی

باتھرسٹ (گیمبیا) ۳ مئی سنہ ۱۹۷۰ء بذریعہ کیبل گرام

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا۔ گھانا۔ آئیوری کوسٹ اور لائبیریا کا کامیاب تبلیغی دورہ فرمانے کے بعد یکم مئی سے گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ میں قیام فرما ہیں اور وہاں اہم دینی اور جماعتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے باتھرسٹ سے جو تازہ اطلاع کیبل گرام مرسلہ ۳ مئی کے ذریعہ موصول ہوئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گیمبیا کے صدرِ مملکت سر داؤد داخیرا باجا درا سے ملاقات فرمائی۔ ملاقات کے دوران حضور ایدہ اللہ نے قرآنِ مجید کا انگریزی ترجمہ مع تفسیر صدرِ مملکت کو دیا جسے انہوں نے بوسلے احترام کے ساتھ قبول کرنے کی سعادت پائی۔ اور یہ بیش بہا تحفہ حاصل ہونے پر قلبی مسرت اور شکریہ کا اظہار فرمایا۔

گیمبیا کے سابق گورنر جنرل الحاج سر الیف ایم سنگھاٹے صاحب اور محترمہ لیڈی سنگھاٹے صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں "ہوٹل اٹلانٹک" میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ دیا۔ جس میں مملکت گیمبیا کے وزراء اور دیگر سربرآوردہ حضرات اور مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں کے علاوہ خود گیمبیا کے سربراہ مملکت سر داؤد داخیرا باجاورا نے بھی شرکت فرمائی اس موقع پر حضور ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے گیمبیا کے سربرآوردہ حضرات سے ملنے اور ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ گیمبیا کے سابق گورنر جنرل محترم جناب الحاج الیف ایم سنگھاٹے نہ صرف یہ کہ بہت مخلص اور فدائی احمدی ہیں بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ خوش نصیب متبع ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ خاص کے نتیجہ میں اپنی ایک عظیم الشان بشارت کے ابتدائی ظہور کے لئے چُنا۔ اور اس طرح اس عظیم الشان بشارت کے اولین مورد بننے کا خصوصی شرف اور امتیاز آپ کے حصہ میں آیا۔ وہ عظیم الشان بشارت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸۶۸ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں تجھے برکت پر برکت دوں گا
یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں
سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

چنانچہ محترم جناب الحاج سر الیف ایم سنگھاٹے وہ پہلے سربراہِ مملکت ہیں جنہوں نے ۱۹۶۶ء میں خاص خدائی تحریک اور القاء کے ماتحت گیمبیا کی آزاد و خود مختار مملکت کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا عطا کئے جانے کی درخواست کی جسے حضور نے قبول فرماتے ہوئے آپ کو حضور علیہ السلام کے بابرکت کپڑوں میں سے کپڑے کا ایک ٹکڑا مرحمت فرمایا۔ چنانچہ یہ تبرک اسی وقت سے آپ کے پاس محفوظ ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکتوں کا مورد بننے کا موجب ثابت ہو رہا ہے۔ بس آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اب آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کرنے اور حضور کے ساتھ ملاقات کا شرف بھی حاصل ہو گیا ہے۔ آپ کے لئے یہ شرف خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ آپ حضور ایدہ اللہ کے ذریعہ اور حضور کی دعاؤں کے نتیجہ میں تائید و توفیقِ الٰہی ایک نہایت ہی مہتم بالشان نشان کے اولین مورد بنے ہیں۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کے سفر افریقہ کی غیر معمولی کامیابی اور حضور کی بخیر و عافیت کامیاب و کامران واپسی کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔

عشاء کی نماز پر جو حضور کے کمرے ہی میں ادا کی گئی محترم مولانا ایم بی شاد صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ عثمان فوڈیو نائیجیریا میں اپنے وقت کے مجدد تھے عین اسی زمانے میں ہندوستان میں سید احمد شہید بھی مجدد تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی زمانے میں کئی مجدد ہو سکتے ہیں۔ حضور نے کہا استخلف الذین کی آیت کی تفسیر کے ذکر میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کما کے لفظ کی چار تفاسیر کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ چونکہ امتِ موسویہ میں ایک ایک وقت میں سینکڑوں انبیاء ہوا کرتے تھے اس لئے امتِ محمدیہ میں بھی ایک ہی وقت میں سینکڑوں مجددین ہوا کریں گے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ باقی مجددین نے اپنی کتب میں اپنے خیالات کی تائید میں دوسرے علماء اور محققینِ سلف کے حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو خود حکم و عدل تھے آپ نے اقتباس دیتے وقت کتب کا حوالہ دینا ضروری نہیں سمجھا۔ حضور علیہ السلام نے لکھا کہ تورات میں اس طرح لکھا ہے۔ ہم تورات میں اس حوالہ کی تلاش کرتے رہے لیکن نہ ملا جب تورات کا عربی متن دیکھا گیا تو اس میں وہ الفاظ بعینہٖ مل گئے

حضور نے فرمایا کہ ایک ہی وقت میں کئی مجددین کی موجودگی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے مجدد تھے اور ان کا کام اپنے اپنے علاقے تک محدود تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا کے ممالک چین، جاپان، امریکہ، یورپ، ایشیا وغیرہ کو مخاطب کیا۔ حضور کے الہام میں کوریا اور رشیا کا بھی ذکر ہے یہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ حضور علیہ السلام ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

حضور نے مکرم مولانا ایم بی شاد صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ نائیجیریا کے شمالی علاقے کی تبلیغی اہمیت کے پیشِ نظر وہاں جانے کی بہت خواہش تھی۔ انشاء اللہ آئندہ دورے پر کانو ضرور جائیں گے اس دفعہ اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں تھا۔

مولانا شاد نے عرض کی کہ حضور کی کانو میں تشریف آوری کے سلسلے میں امیر آف کانو نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعے بار بار دریافت کیا۔ اسی ضمن میں محترم مولانا شاد صاحب نے خاکسار راقم کو بتایا کہ امیر آف کانو، نائیجیریا میں خاص شہرت اور اثر و رسوخ کے مالک ہیں۔ شیخ عثمان فوڈیو رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے آباؤ اجداد کو اس علاقہ کی امارت سپرد کی تھی۔ شیخ عثمان اس علاقے کے مجدد بھی تھے اور حاکم اعلیٰ بھی۔

مولانا شاد نے عرض کی حضور کی کانو میں حضور کی تشریف آوری کے موقع پر ایک سونے کی انگوٹھیوں کا تحفہ حضور کی خدمت میں پیش کرنا تھا۔ اب خاکسار بطور خادم لے آیا ہے حضور اس تحفہ کو قبول فرمائیں۔ حضور نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور دعا فرمائی۔

مکرم شاد صاحب نے عرض کی کہ کانو کی استقبالیہ تقریب حضور کے تشریف نہ لا سکنے کے باوجود ہم نے منعقد کی جس میں معززین غیر از جماعت لوگ بھی بکثرت شامل ہوئے۔ کانو سٹیٹ کے کمشنر فار انفارمیشن الحاج مانگو باکا بیٹی نے جو احمدی نہیں ہیں حاضرین سے خطاب کیا اور موسم کی خرابی کے باعث حضور کے تشریف نہ لا سکنے پر غم اور افسوس کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہی تھا۔ غمگین نہ ہوں ہمیں خدا تعالیٰ کے اس فیصلے کو خندہ پیشانی سے قبول کر لینا چاہیئے۔ ہمیں یقین ہے کہ حضور آئندہ کسی موقع پر ضرور تشریف لا کر ہمارے دلوں کی تسکین کا باعث ہونگے

حضور نے مکرم شاد صاحب سے فرمایا کہ آپ کی بھیجی ہوئی کتب جو عثمان فوڈیو کے متعلق تھیں وہ سوئٹزرلینڈ میں مل گئی تھیں حضور نے مزید کتب بھجوانے کا ارشاد فرمایا نیز فرمایا کہ ہم اس موضوع پر تحقیق کروا رہے ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں۔ اور دعا فرماتے ہیں کہ پاکستان کی جماعتوں کو بھی نائیجیریا کی جماعتوں کے شانہ بشانہ قربانیاں کرنے کی توفیق ملتی رہے۔

احبابِ کرام دعائیں متواتر کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو خیر و عافیت کے ساتھ مرکز میں کامیاب و کامران واپس لائے۔ آمین

قادیان دارالامان میں ہفتۂ قرآن مجید کے سلسلہ میں روح پرور پروگرام

روزانہ مجالس کا انعقاد اور مجوزہ عنوانات پر علماء سلسلہ کی پر مغز و دلچسپ تقاریر

محلہ احمدیہ کا سروے اور تعلیم القرآن کلاسوں کا اجراء

قادیان ۔ ۹ ماہ ہجرت (مئی) الحمد للہ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش و ارشاد کے احترام میں افراد جماعت کو قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی غرض سے مورخہ ۱ ہجرت (مئی) سے جس روح پرور ہفتۂ قرآن مجید کا آغاز کیا گیا تھا وہ اپنی تمام تر برکتوں اور خصوصیات کے ساتھ کل نہایت کامیابی و کامرانی سے اختتام پذیر ہوا

ہفتۂ قرآن مجید کا لائحہ عمل

مقامی طور پر اس ہفتہ کو اس کے شایان شان منانے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے باہمی مشورہ سے جو پروگرام مرتب کیا گیا اس کا مختصر سا خاکہ یہ ہے :۔

* ہفتۂ قرآن مجید کے شروع ہونے سے پہلے خطبہ جمعہ میں احباب کو اس ہفتہ کی اہمیت اور اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا جائے۔ اور اس سلسلہ میں مجوزہ پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے احباب کو انتہائی جوش و خروش کے ساتھ اس میں حصہ لینے کی تحریک کی جائے

* ہفتہ بھر قرآن مجید کی عظمت و اہمیت فضائل و امتیازات اور روح پرور تعلیمات پر مشتمل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے اقتباسات جلی حروف میں مسجد مبارک کے بورڈوں پر لکھے جاتے رہیں۔ اور احباب کو ان کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دی جاتی رہے۔

* روزانہ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مختصر اجلاسات کا انتظام کیا جائے۔ جن میں ہر روز مجوزہ عنوانات میں سے علی الترتیب ایک عنوان پر مختصراً روشنی ڈالی جائے

* وقتاً فوقتاً مساجد میں قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے سے متعلق احباب کو مناسب رنگ میں تحریک کی جاتی رہے

* ہفتۂ قرآن مجید کے دوران احمدیہ ابادی کا سروے کرکے معلوم کیا جائے کہ کتنے احباب اور بچے قرآن مجید ناظرہ یا باترجمہ جانتے ہیں

* اس سروے کی روشنی میں احباب کی فہرست مرتب کی جائے اور گروپ بندی کرکے از سر نو تعلیم القرآن کلاس کا اجراء کیا جائے۔

* اس سلسلہ میں مستورات اور ناصرات میں نئی بیداری پیدا کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جداگانہ اور باقاعدہ جد و جہد کی جائے

مجوزہ پروگرام پر عملدرآمد

اس پروگرام کے مطابق یکم مئی کو خطبہ جمعہ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نہایت موثر اور دلنشین انداز میں قرآنی تعلیمات کے حصول اور اس سلسلہ میں ہفتۂ قرآن کریم کے انعقاد کی اہمیت و ضرورت کو واضح فرمایا اور احباب کو اس میں جوش و خروش کے ساتھ شمولیت اختیار کرکے مستفید ہونے کی تلقین فرمائی۔ بعد نماز جمعہ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ و تربیت نے طے شدہ پروگرام سے احباب کو بالتفصیل آگاہ کیا۔

الحمد للہ کہ مورخہ ۲ ہجرت سے ۸ ہجرت تک اس لائحہ عمل کے مطابق ہفتۂ قرآن منایا گیا جس کی مختصر تفصیل قارئین کی دلچسپی و ازدیاد ایمان کی غرض سے درج ذیل ہے :۔

تقاریر کا اہتمام

حسب پروگرام مورخہ ۲ مئی کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری پہلا اجلاس منعقد ہوا مکرم قاری عبد السلام صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز نور الاسلام متعلم مدرسہ احمدیہ کی اردو نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے زیر عنوان "قرآن کریم کامل شریعت ہے" ایک مختصر اور جامع تقریر کی

مورخہ ۳ مئی کو بھی مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی صدارت میں دوسرا اجلاس منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک اور اس حصہ قرآن کا ترجمہ (از تفسیر صغیر) سنانے کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے "قرآن مجید میں پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی ہدایات" کے عنوان پر روشنی ڈالی

مورخہ ۴ مئی کا اجلاس بھی مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم قاری عبد السلام صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور عزیز منظفر احمد بادیگری کی در ثمین سے نظم کے بعد "قرآن کریم کے فضائل و امتیازات" کے عنوان سے مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل نے ایک پُر جوش تقریر کی۔

اس ہفتہ کا چوتھا اجلاس مورخہ ۵ ہجرت کو حضرت بھائی اللہ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوا۔ تلاوت کلام مجید اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل نے زیر عنوان "قرآن مجید کے شیریں ثمرات" ایک جامع اور پُر مغز تقریر کی۔

مورخہ ۶ ہجرت کو زیر صدارت مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل ہفتۂ قرآن مجید کا پانچواں اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم قاری عبد السلام صاحب کی تلاوت اور عزیز ظہیر احمد خادم کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ثاقب نے "قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں" کے موضوع پر تقریر کی

مورخہ ۷ ہجرت کو اس پروگرام کا چھٹا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم گیانی بشیر احمد صاحب بی اے نے کی۔ مکرم قاری صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز محمد ایوب کی درثمین اردو سے نظم کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے "اسلامی نظام کی اطاعت قرآن کریم کی روشنی میں" کے موضوع پر ایک جامع تقریر کی۔

اس ہفتہ کا آخری اجلاس مورخہ ۸ ہجرت کو منعقد ہوا۔ حسب پروگرام اس اجلاس کی صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے سر انجام دینے تھے مگر بعض جماعتی مصروفیات کے پیش نظر محترم موصوف کے تشریف نہ لا سکنے کی وجہ سے یہ اجلاس مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی صدارت میں منعقد ہوا مکرم قاری عبد السلام صاحب گنگوہی کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری کی نظم (از درثمین عربی) کے بعد خاکسار خورشید احمد انور نے "خلافت ثالثہ کی تحریک ۔ تعلیم القرآن" کے موضوع پر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور تقاریر میں سے منتخبہ چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ آخر میں صدر محترم نے جملہ احباب و مستورات کے سامنے قرآن کریم کی عظمت و اہمیت کو بیان کرتے ہوئے اس کو خود پڑھنے اور اپنی آئندہ نسلوں کو پڑھانے کی موثر رنگ میں تحریک کی۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا

محلہ احمدیہ کا سروے

اس ہفتہ کے دوران لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے عہدیداران اور بلاک لیڈروں نے محلہ کا سروے بھی کیا اور بڑی محنت و جانفشانی کے ساتھ ایسے احباب اور بچوں کے ناموں کی فہرستیں مرتب کیں جو قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ جانتے ہیں۔ اس سروے کے دوران حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک کو بھی مدنظر رکھا گیا جس میں حضور انور نے احباب جماعت کو سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کرنے کی تلقین فرمائی ہے

تعلیم القرآن کلاسوں کا اجراء

مذکورہ فہرست کی روشنی میں ایسے احباب کی گروپ بندی کی جا رہی ہے جو قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتے۔ یا جنہوں نے ناظرہ تو پڑھا ہے مگر ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہر دو مرکزی مساجد میں حسب سابق بعد نماز عصر مغرب و عشاء تین کلاسوں کا اجراء کر دیا جائیگا

ایک نئی بیداری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہفتۂ قرآن کریم کے سلسلہ میں کی جانے والی مساعی کے نتیجہ میں احباب میں ایک نئی بیداری اور نیا جوش و خروش پیدا ہوا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بیداری کو قائم و دائم رکھے اور امام عالی مقام کے ارشادات کی روشنی میں ہر احمدی فرد کو قرآنی انوار سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

لجنہ اماء اللہ مقامی کی مساعی

محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خاص توجہ کے ساتھ مقامی مستورات بھی اس تحریک میں نمایاں حصہ لے رہی ہیں۔ ہفتۂ قرآن کریم کے بارہ میں لجنہ اماء اللہ کی مفصل رپورٹ علیحدہ درج ہے

دعائے مغفرت

افسوس کہ میرے والد مکرم سید حسام الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ مونگھیر مورخہ ۱۷ اپریل کو بقضائے الٰہی وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جملہ احباب و بزرگان سے مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پاتے ہوئے رضاء الٰہی کی راہوں پر گامزن رہنے کے لئے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے

خاکسار سید نظام الدین
پوسٹ ماچھی ۔ جمشید پور ۱۳

لیگوس (نائیجیریا) کے مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج میں حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ میں پانچ ہزار احمدیوں اور غیر از جماعت معزز احباب کا اجتماع

ایمان و اخلاص کے قابلِ رشک نمونے مقامی کالج کے پروفیسروں اور طلباء سے ملاقات اور مختلف دعوتوں میں شرکت

نائیجیریا سے روانگی کے موقع پر اہلِ نائیجیریا کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم پیغام !

امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، کے نام مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنے مکتوب مرسلہ از نائیجیریا میں رقمطراز ہیں :-

سولہ اپریل کو پریس کانفرنس تھی۔ سترہ کو خطبہ جمعہ حضور نے ارشاد فرمایا۔ جمعہ حضور نے مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج میں ادا فرمایا۔ احمدی ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوئے۔ شاید پانچ ہزار۔ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت معززین بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ ایک انداز سے کے مطابق ان کی تعداد تین چار سو کے درمیان تھی۔ مستورات نے بھی شمولیت کی۔ شمعِ خلافت کے پروانوں کے اشتیاق کو لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ چاروں طرف سے احباب ٹوٹے پڑتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ حضور کے دستِ مبارک کا ایک ہلکا سا لمس ان کو نصیب ہو جائے۔ ہال کے باہر گیٹ پر جو وسیع صحن میں کھلتا ہے اور جہاں پانچ سو کے قریب دوست باہر ہی صف بستہ بیٹھے تھے کپڑے پر الفاظ لکھ کر آویزاں کئے گئے تھے۔

اللہ اکبر۔ خلیفۃ المسیح آج
ہمارے درمیان ہیں۔ الحمد للہ

ایک پرانے احمدی زار و قطار روتے تھے اور کہتے تھے آج وہ سب محسنین یاد آ رہے ہیں جنہوں نے احمدیت کی خاطر اتنی قربانیاں کیں اور اس انتظار میں فوت ہو گئے کہ حضرت امیر المومنین خود یہاں تشریف لائیں

خطبہ جمعہ حضور نے انگریزی میں دیا اور اس کا ترجمہ محترم ثناءاللہ علو صاحب نے کیا جو انگریزی سے یوروبا زبان میں ترجمے کے ماہر ہیں۔ محترم ثنا علو صاحب تبلیغ کے دیوانے احمدیت کے فدائی اور شمعِ خلافت کے پروانے ہیں اور عاشقانہ رنگ رکھتے ہیں۔ گیمبیا میں جا کر احمدیت کی تبلیغ کی اور وہاں جماعت قائم کی۔ ادب سے حضور سے اجازت چاہی کہ اپنی محنت کے ثمرات کو ایک بار پھر گیمبیا جا کر دیکھ آئیں۔

جمعہ کے بعد مقامی یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان اور ممبرز یونیورسٹی سٹوڈنٹس کے ہمراہ حضور کی ملاقات کیلئے حاضر ہوئے باوجود مصروفیت کے حضور نے انہیں شرفِ باریابی بخشا اور ان کے سوالات کے جوابات دئے۔ حاضرین میں ڈاکٹر تاج الدین غاڈاموسی۔ ڈاکٹر ڈاکی دو قابلِ ذکر ہیں۔ ڈاکٹر غاڈاموسی ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری کے صدر ہیں۔ اور نہایت شریف الطبع لائق اور ماہر سکالر ہیں انہوں نے جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر کو اپنے طلبا کے سامنے خاص طور پر Recommend کیا ہوا ہے۔ خاکسار راقم کو انہوں نے بتایا کہ احمدیت جس طرح جدید تقاضوں کی روشنی میں اسلام کی تصویر پیش کرتی ہے وہ نہایت حسین ہے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے احمدیہ لٹریچر پر خصوصیت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تعریف کی۔ کئی کتابوں کا نام لیا جو وہ پڑھ چکے ہیں اور طلباء کو Recommend کر چکے ہیں۔ اس موقع پر یونیورسٹی کی ایک لیکچرر کو حضور اور حضرت بیگم صاحبہ کی طرف سے ایک انگوٹھی تحفۃً دی گئی۔

جمعرات کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے چند ایک دوستوں اور لیگوس کے چند Intellectuals کو عشائیہ پر مدعو فرمایا شامل ہونے والوں میں یہ اصحاب موجود تھے عالم وزیری عبدہ جو Cabinet Division میں اسسٹنٹ سیکرٹری ہیں اور جنہیں حضور اپنا بیٹا کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور جو حضور کی تشریف آوری پر احمدی ہوئے مسٹر ظفر اللہ الیاس جو حضور کی خدمت میں سائے کی طرح ساتھ ساتھ رہے۔ اور جو سینٹرل بنک آف نائیجیریا میں ایک ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔ امیر صاحب نائیجیریا مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری۔ ڈاکٹر آڈگبی ایٹ Adigbiete لیگوس یونیورسٹی کے پروفیسر آف لاء۔ ڈاکٹر تاج الدین Ghadamosi پروفیسر آف ہسٹری لیگوس یونیورسٹی۔ پروفیسر A. Dawoda سیکرٹری کالج آف بزنس لیگوس یونیورسٹی۔ مسٹر اور مسز ایس لغوی گرامر سکول لیگوس۔ ڈاکٹر عمر دین صاحب انچارج احمدیہ میڈیکل سنٹر لیگوس۔ اور اراکینِ قافلہ۔ سید منور احمد صاحب بھاگلپوری۔ اگلے روز یعنی جمعہ کی شام (۱۷ اپریل) حضور کی ایک اور دعوت ہوئی جس میں اراکینِ قافلہ کے علاوہ انڈونیشیا کے سفیر سیرالیون کے سفیر۔ نائیجیریا کے سفیر اور سوڈان کے سفیر شامل ہوئے

۱۸ اپریل کی صبح کو آٹھ بجے (پاکستانی وقت کے مطابق بارہ بجے دوپہر) گھانا کے لئے ہوٹل فیڈرل پیلس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روانہ ہوئے۔ حضور نے جو انگوٹھی پہنی ہوتی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہی انگوٹھی ہے جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کندہ کروایا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ انگوٹھی وراثتہً ہر خلیفہ کی تحویل میں رہے گی اس انگوٹھی کو گھسنے سے بچانے کے لئے اس پر کپڑے کا غلاف چڑھایا ہوا ہے۔ اس کا موجودہ غلاف اتار کر حضور نے از راہِ شفقت مندرجہ ذیل احباب کو عنایت فرمایا :-

۱۔ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری۔ امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا۔

۲۔ محترم لبقری صاحب پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا۔

۳۔ محترم مولانا ایم بی شاد صاحب مشنری انچارج کانو

۴۔ محترم مولانا سلطان احمد صاحب

اسی طرح مولانا فضل الٰہی صاحب انوری اور مولانا سلطان احمد صاحب کو اپنی قمیص اور شلوار۔ مولانا ایم بی شاد صاحب کو پگڑی اور محترم ڈاکٹر عمر دین صاحب کو بنیان نمبر ۲ عنایت فرمائیں۔

اس سے قبل برادرم سلیم احمد صاحب ناصر کو حضور نے اپنا جوتا عنایت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو مبارک کرے۔ آمین

روانگی سے قبل حضور نے اہلِ نائیجیریا کو مندرجہ ذیل پیغام دیا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے جو اگلے روز ۱۹ اپریل کے اخبارات میں شائع ہوا۔ پیغام یہ ہے :-

میرے عزیز بھائیو اور بہنو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نائیجیریا کی سرزمین سے روانہ ہوتے وقت میرا دل آپ سے محبت اور اخوت کے جذبات سے لبریز ہے۔ نائیجیریا کے دورے کی یاد ہمیشہ ایک عزیز متاع کی حیثیت سے میرے دل میں محفوظ رہے گی۔ اب جبکہ یہ دورہ ختم ہو رہا ہے میں غمگین ہوں اور آپ کی پیاری یاد سے دل مغموم ہے۔ آپ کی محبت نے میرا دل جیت لیا ہے۔ میں اور سیدہ منصورہ بیگم آپ کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یاد رکھیں آپ ایک عظیم ملک کے عظیم فرزند ہیں جو طبعی اور انسانی خزائن سے مالا مال ہے۔ آپ ایک شاندار مستقبل کے مالک ہیں۔ ایسا مستقبل جو آپ کے تصور سے بھی بڑھ کر شاندار ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ آپ ہم سب کے مالک اور خالق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کریں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے۔ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آپ حق و صداقت کی شمع لے کر چار دانگِ عالم میں پھیل جائیں یہاں تک کہ دنیا آپ سے اُمیدیں وابستہ کرے اور لوگ آپ کی قسمت پر رشک کریں۔ آمین"

ایئرپورٹ پر پہلے حضور وی آئی پی لاؤنج میں تشریف فرما رہے مستورات حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں حاضر رہیں۔ پھر حضور احباب جماعت کے ساتھ جو جوق در جوق ایئرپورٹ پر پہنچے ہوئے تھے اپنے کیمرے سے تصاویر لیتے رہے۔ حضور کے خدام دیوانہ وار حضور کو گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔ اگلے روز یعنی ۱۹ اپریل کو اخبار سنڈے پوسٹ نے لکھا کہ آپ نے سینکڑوں مسلمانوں سے جو انہیں ایئرپورٹ پر الوداع کہنے آئے تھے اور جنہوں نے ایئرپورٹ کو محصور کر رکھا تھا خطاب فرمایا پھر اخبار نے اس پیغام کا ذکر کیا جو اوپر درج ہوا ہے

دعا کے بعد حضور ۱۸ کو ۱۰ بجے عازم غانا ہوئے اور قریباً سوا گیارہ بجے اکرا پہنچ گئے غانا کی رپورٹ بعد میں ارسال ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ مع خدام خوش و خرم ہیں۔ احباب حضور کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں لائبیریا کے صدر مملکت کی طرف سے سرکاری ضیافت کا اہتمام

حضرت امام جماعت احمدیہ کی لائبیریا میں تشریف آوری ہمارے لئے بہت عزت افزائی کا موجب ہے

(صدر ٹب مین)

پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے اسلام اور احمدیت کے روشن مستقبل پر روشنی ڈالی

منروویا (لائبیریا) یکم مئی ۱۹۷۰ء بذریعہ کیبل گرام

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا، گھانا اور آئیوری کوسٹ کے احمدیہ مشنوں کا نہایت کامیاب دورہ فرمانے کے بعد ۲۹ر اپریل کو لائبیریا کے دارالحکومت منروویا میں ورود فرما ہوئے تھے اور یہ کہ حضور نے اسی روز بوقت سہ پہر لائبیریا کے صدر مملکت مسٹر ولیم ایس وی ٹب مین سے ملاقات فرمائی تھی۔ نیز اسی روز رات کو جماعت احمدیہ لائبیریا نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک عشائیہ کا اہتمام کیا تھا جس میں لائبیریا کے بعض وزراء، اعلیٰ حکام، مسلم زعما اور مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندوں کے علاوہ خود لائبیریا کے صدر مملکت کے ذاتی نمائندہ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ ۳۰ر اپریل کو صدر مملکت نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ایک سرکاری ضیافت کا اہتمام کیا چنانچہ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے کیبل مرسلہ یکم مئی کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ لائبیریا کے صدر مملکت جناب ولیم ایس وی ٹب مین اور ان کی بیگم صاحبہ نے گزشتہ رات (یعنی ۳۰ر اپریل اور یکم مئی کی درمیانی رات) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے اعزاز میں "ایگزیکٹو مینشن" میں سرکاری ضیافت کا اہتمام کیا جس میں مملکت لائبیریا کی ممتاز شخصیتوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ مملکت کے وزراء، کلیسیا کے سربرآوردہ بشپ اور دیگر ممتاز عہدیداروں، بیرونی ممالک کے سفارتی نمائندوں اور دیگر نامور معززین نے بھی اس ضیافت میں شرکت کی اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اس موقع پر صدر ٹب مین نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے اس امر کا خاص طور پر ذکر فرمایا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی لائبیریا میں تشریف آوری ہمارے لئے بہت عزت افزائی کا موجب ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے جواباً لائبیریا کے صدر مملکت اور اہل لائبیریا کو دعاؤں سے نوازا کہ اللہ تعالیٰ انہیں خوشیوں اور مسرتوں سے سدا مالا مال رکھے اور ملک اور اہل ملک کی خوشحالی میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہے۔

اس سے قبل بوقت سہ پہر حضور ایدہ اللہ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا حضور نے اخباری نمائندوں سے خطاب فرماتے ہوئے اسلام اور احمدیت کے نہایت درخشندہ مستقبل پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور خدائی بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ اسلام دنیا بھر میں غالب آکر رہے گا۔ کوئی طاقت اس خدائی تقدیر کے بروئے کار آنے میں روک نہیں بن سکتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لائبیریا کے احباب جماعت کو شرف ملاقات بخشا نیز لائبیریا کے نامور مسلم زعماء نے بھی تشریف لا کر حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ لبنان کے سفیر بھی منروویا بھی تشریف لائے اور حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور آج یکم مئی کو منروویا سے گیمبیا کے لئے روانہ ہو رہے ہیں (بعد میں مبلغ لائبیریا مکرم امین اللہ خاں صاحب سالک نے اپنے کیبل مرسلہ یکم مئی کے ذریعہ اطلاع دی کہ حضور یکم مئی کو رابرٹس فیلڈ نامی فضائی مستقر سے (جو منروویا کے قریب واقع ہے) بذریعہ طیارہ گیمبیا کے لئے روانہ ہوئے

٭ ٭ ٭

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے باتھرسٹ کے مضافات میں اپنے دست مبارک سے

ایک نئی مسجد اور نصرت سیکنڈری سکول کا سنگ بنیاد نصب فرمایا

(گیمبیا سیکنڈری سکول کے ہال میں احباب جماعت سے حضور کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطاب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ سے بخیریت سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن پہنچ چکے ہیں۔ ۵ر مئی کو باتھرسٹ سے روانگی سے قبل مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جو اطلاع بذریعہ کیبل گرام بھجوائی اور جو یہاں (ربوہ میں) ۶ر مئی کو موصول ہوئی اس میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳ر مئی بروز اتوار گیمبیا سیکنڈری سکول کے ہال میں جماعت احمدیہ گیمبیا کے احباب کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے نوازا احباب نے حضور کے ارشادات کو ذوق و شوق اور ولولہ عشق سے سرشار ہو کر بہت توجہ اور انہماک سے سُنا۔ وہ حضور کے زندگی بخش کلمات سے مستفیض ہو کر بے حد مسرور ہوئے

اسی روز سہ پہر کو حضور نے کومبو کے علاقہ میں جو باتھرسٹ کے مضافات میں ہے اپنے دست مبارک سے ایک مسجد اور نصرت سیکنڈری سکول کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔

حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت سے ہیں اور طبیعت بحمد اللہ اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور کامیاب و کامران بخیریت مراجعت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

برادرم مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کیلئے درخواست دعا

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اطلاع ملی ہے کہ ہمارے چچازاد بھائی مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرصہ تقریباً دس روز سے شدید بیمار ہیں۔ کافی عرصہ سے ان کو پتہ کی سوزش اور معدہ کے ورم کی تکلیف تھی۔ اچانک شدید درد کا دورہ پڑا اور الٹیاں شروع ہو گئیں۔ جس سے کمزوری جو پہلے ہی کافی تھی اور بڑھ گئی۔ فوری طور پر گلوکوز ڈرپ وغیرہ لگایا گیا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ جس پر موصوف کو راولپنڈی لے جایا گیا اور C.M.H میں داخل کیا گیا۔ گلوکوز ڈرپ دیا جا رہا ہے مگر الٹیوں کی شدت اور منہ کے ذریعہ کوئی غذا معدے میں نہ جا سکنے کی وجہ سے حالت تشویشناک حد تک کمزور ہو چکی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن ضروری قرار دیا ہے جو موجودہ کمزوری کی حالت میں خطرہ سے خالی نہیں۔ جملہ احباب جماعت، بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام سے اپریشن کی کامیابی نیز برادرم موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد

قسط دوم

تبلیغ اسلام ——— اور ——— جماعت احمدیہ

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ کلکتہ بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۹ء

جماعت کی ترقی

اس مخالفت کے باوجود خدائی بشارتوں کے ماتحت آپ کی آواز قادیان کی گمنام بستی سے نکل کر باہر پھیلنا شروع ہوئی۔ نہ صرف پنجاب ہی کے ہر ضلع اور ہر شہر اور ہندوستان ہی کے ہر صوبہ اور ریاست میں پھیلی بلکہ ایشیا۔ یورپ۔ امریکہ افریقہ اور دیگر ممالک وجزائر میں پھیلتی چلی گئی۔ اور خادمانِ اسلام کی یہ جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ ایک طرف حضور علیہ السلام نے اسلام کی مدافعت میں عیسائیوں اور آریوں سے مناظرات کر کے شاندار فتح حاصل کی دوسری طرف اردو عربی اور فارسی میں قریباً ۸۰ گرانقدر کتب تصنیف فرمائیں جن میں عیسائیوں۔ آریوں۔ برہمو سماج اور نیچریوں وغیرہ کے اعتراضات کے مدلل ومسکت جوابات درج فرمائے۔ خدائی بشارتوں کے مطابق لاکھوں لوگ آپ پر ایمان لائے۔ زمین و آسمان سے آپ کی تائید میں نشانات ظاہر ہوئے۔ حسب بشارات اموال و تحائف بھی خدمتِ اسلام کیلئے آپ کے پاس آئے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ گوشۂ گمنامی سے نکل کر اسلام کے جری پہلوان کی حیثیت میں دنیا بھر میں شہرت پا گئے۔ اور قادیان کی گمنام مگر مقدس بستی بھی آپ کی وجہ سے مشہور ہو گئی اور آپ کی قائم کردہ جماعت کو اللہ تعالےٰ نے ایک بین الاقوامی پوزیشن عطا فرمادی۔ چنانچہ آپ اللہ تعالےٰ کی اس غیر معمولی تائید ونصرت کو اپنی صداقت کے ثبوت میں بطور حجت پیش فرماتے ہیں سے

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار
اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی
کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار
صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

تبلیغی مراکز کا قیام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ حضور کی وفات کے بعد جماعت میں نظامِ خلافت جاری ہوا۔ اور حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے پہلے جانشین اور خلیفہ منتخب ہوئے۔ خلافتِ اولیٰ کے عہد میں ۱۹۱۲ء میں لنڈن (انگلستان) میں پہلا تبلیغی مشن قائم ہوا۔ مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جماعت میں خلافتِ ثانیہ قائم ہوئی۔ اور حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ تختِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ الہامِ الٰہی میں آپ کو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر اور دنیا کے کناروں تک شہرت پانے والا موعود فرزند قرار دیا گیا تھا۔ آپ کے عہدِ خلافت میں جماعت کو اندرونی اور بیرونی ابتلاؤں کے طوفانوں میں سے گزر کر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی حاصل ہوئی۔ ہند و پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں متعدد تبلیغی مراکز اور مشن قائم ہوئے۔ ہر رنگ و نسل۔ ملک و قوم۔ طبقہ و سوسائٹی اور علم و قابلیت کے لوگ جماعت میں داخل ہوئے تبلیغ اسلام کا کام اکنافِ عالم میں پھیل گیا۔ ان بیرونی مشنوں میں سینکڑوں واقفینِ زندگی جو اعلیٰ دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ ہیں بطور مباحثین و مبشرین کام کر رہے ہیں۔

۱۹۶۵ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات ہوئی اور "قدرتِ ثانیہ" کے تیسرے ظہور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تختِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ خلافتِ ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے ان تبلیغی مہمات میں مزید برکت عطا فرمائی۔ کئی نئے مشن کھلے ہیں۔ حال ہی میں جاپان میں ایک تبلیغی مشن جاری ہوا ہے۔

تبلیغی جدوجہد کا مختصر سا جائزہ

اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ۲۹ ممالک میں ۱۴۸ مبلغین، جن میں ۸۴ مرکزی اور ۶۴ لوکل مبلغین کام کر رہے ہیں ان ممالک میں ۲۲۸ مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ ۵۴ دینی درسگاہیں قائم ہیں ۲ ہسپتال جاری ہیں ۱۳ زبانوں میں قرآنِ مجید کا ترجمہ ہو چکا ہے جن میں سے ۵ زبانوں انگریزی جرمن۔ ڈچ۔ سواحیلی۔ اسپرانٹو میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اور باقی زبانوں میں اشاعت کے لئے تیار ہے۔ اور مختلف ممالک میں ۱۹ اخبارات و رسائل مختلف زبانوں میں جاری ہیں۔

تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک ایک قدرے تفصیلی جائزہ

اب میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کا قدرے تفصیلی جائزہ احباب کرام کے سامنے پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہو سکے گا کہ آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو دنیا بھر میں خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے مقدس فریضہ کی بجا آوری کے لئے ایک منظم طریق سے مصروفِ کار ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس جماعت کی مساعیٔ جمیلہ کے شاندار نتائج اور ثمرات بھی اسلام کے حق میں ظاہر فرما رہا ہے۔

(ب) تبلیغی مشن

اس وقت مندرجہ ذیل ممالک میں تبلیغی مراکز اور مساجد قائم ہیں جن میں مبلغین تبلیغِ اسلام کا فریضہ بجا لا رہے ہیں۔

نام ملک	تعداد مشن	مبلغین	مساجد
۱۔ انگلستان	۱	۲	۱
۲۔ مغربی جرمنی	۳	۴	۲
۳۔ ہالینڈ	۱	۲	۱
۴۔ سکنڈے نیویا	۱	۳	۱
۵۔ سوئٹزرلینڈ	۱	۱	۱
۶۔ اسپین	۱	۱	-
۷۔ امریکہ	۶	۵	۳
۸۔ برٹش گی آنا	۱	۱	-
۹۔ فجی آئی لینڈ	۱	۱	-
۱۰۔ غانا (افریقہ)	۱۲	۲۴	۱۶۲
۱۱۔ سیرالیون	۶	۱۳	۴۰
۱۲۔ نائیجیریا	۷	۲۱	۴۰
۱۳۔ کینیا (افریقہ)	۱۲	۳۵	۲۱
۱۴۔ گیمبیا	۱	۲	-
۱۵۔ لائبیریا	۱	۱	۱
۱۶۔ آئیوری کوسٹ	۱	۲	-
۱۷۔ ٹوگولینڈ	۱	۲	-
۱۸۔ جنوبی افریقہ	۱	۱	-
۱۹۔ ماریشس	۱	۱	۶
۲۰۔ اسرائیل	۱	۱	۱
۲۱۔ لبنان	۱	۱	-
۲۲۔ عدن	۱	۱	-
۲۳۔ شام	۱	۱	-
۲۴۔ سیلون	۱	۱	۲
۲۵۔ برما	۱	۱	۲
۲۶۔ بورنیو (ملیشیا)	۱	۱	۳
۲۷۔ انڈونیشیا	۱۱	۱۷	۵۱
۲۸۔ سنگاپور	۱	۲	-
۲۹۔ جاپان	۱	۱	-
میزان	۲۹	۱۴۸	۲۲۸

(ت) دینی درسگاہیں

مندرجہ ذیل ممالک میں جماعت احمدیہ کی ۵۴ درسگاہیں قائم ہیں جن میں لوکل باشندوں کو دینی اور دنیوی تعلیم سے آراستہ کر کے دین کی خدمت واشاعت کے لئے تیار کیا جاتا ہے

برٹش گی آنا - ۱   فجی آئی لینڈ - ۱   غانا - ۲۰
سیرالیون - ۱۷   نائیجیریا - ۱۰   مشرقی افریقہ ۳
ماریشس - ۱   اسرائیل - ۱   میزان ۵۴

(ج) اخبارات ورسائل

مندرجہ ذیل ممالک میں جماعت احمدیہ کے اخبارات مختلف زبانوں میں شائع ہوتے ہیں:۔

۱۔ انگلستان Muslim Herald انگریزی
۲۔ ہالینڈ Al-Islam ڈچ
۳۔ سکنڈے نیویا Islam
۴۔ سوئٹزرلینڈ Der-Islam جرمن
۵۔ برٹش گی آنا Le Progress Islam فرنچ
۶۔ غانا Sun Rise انگریزی
۷۔ سیرالیون African Crescent انگریزی
۸۔ نائیجیریا The Truth انگریزی
۹۔ مشرقی افریقہ East African Times
Mapenziya Mango
۱۰۔ جنوبی افریقہ Al-Asar
۱۱۔ ماریشس Le-Message فرنچ
۱۲۔ اسرائیل البشریٰ عربی
۱۳۔ سیلون The Message انگریزی
تامل۔ اور سنگلی
۱۴۔ برما البشریٰ
۱۵۔ بورنیو Peace انگریزی
۱۶۔ انڈونیشیا السلام انڈونیشین
الھدیٰ "
Siner Islam "

(د) اشاعت قرآن مجید

(۱) جماعت احمدیہ کی طرف سے پانچ غیر ملکی زبانوں میں یعنی انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن سواحیلی اور اسپرانٹو (یورپ میں بولی جانے والی زبان) میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

(۲) فرنچ زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے

(۳) مندرجہ ذیل سات زبانوں میں ایک حد تک ترجمہ ہو چکا ہے۔ بعد تکمیل انشاء اللہ جلد شائع کر دیا جائے گا۔ ڈینش۔ لوگنڈا۔ فینانٹی۔ یوروبا۔ کوکویو۔ انڈونیشین۔ روسی

پوپ پال ششم کو قرآن مجید انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر کا جماعت احمدیہ کی طرف سے تحفہ

(ر) پوپ پال ششم ۲ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو بمبئی تشریف لائے تو ان کی خدمت میں ... مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان کی طرف سے قرآن مجید انگریزی اور دوسرے اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اس کی مفصل رپورٹ اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۸ر جنوری ۱۹۶۵ء میں شائع ہو چکی ہے

(ب) اسی طرح ستمبر ۱۹۶۹ء میں جب پوپ پال ششم مشرقی افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی خدمت میں قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا جس کی رپورٹ اخبار "نوائے وقت" لاہور میں ان الفاظ میں شائع ہوئی ہے:

"مشرقی افریقہ کے حالیہ دورے کے دوران پوپ پال ششم کو قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔ یہ تحفہ احمدیہ فرقہ کے افریقہ میں مبلغ ڈاکٹر ایل ڈی احمد نے فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد کی طرف سے پیش کیا ہے۔ پوپ نے قرآن مجید کے تحفہ کو عزت و تکریم سے قبول کرتے ہوئے اظہار تشکر کیا اور اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میری خواہش تھی کہ میں افریقہ میں پھیلی ہوئی مسلمانوں کی اقلیت کو ہدیہ تبریک پیش کروں۔ انہوں نے کہا میرے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ مجھے مسلمانوں کے نمائندوں سے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ پوپ نے کہا کہ آئیے ہم مل کر رب قدیر و جلیل کے سامنے دست دعا دراز کریں کہ وہ ہم میں اخوت و صلح کا داعیہ پیدا کر دے۔ جس کی قرآن اور بائیبل میں بکثرت تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ یہ پہلا موقع ہے کہ پوپ کو قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا ہے۔"

("نوائے وقت" لاہور ۱۶ر ستمبر ۱۹۶۹ء)

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے خوشکن نتائج

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی ان تبلیغی مساعی کے خوشکن نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان مشنوں کے ذریعہ ہزاروں عیسائیوں، مشرکوں اور لامذہبیوں کو اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اسلام کے بارہ میں مخالفین اسلام کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہو رہا ہے اور ہر جگہ میں اسلام کے حق میں ایک عمدہ فضا اور ماحول پیدا ہو رہا ہے۔ تثلیث پرستی کا زوال اور توحید الٰہی کا دلوں میں قیام ہو رہا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّ و وقار

جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کا اعتراف

اب میں احباب کرام کے سامنے بعض غیر از جماعت ذی علم اور ذی اثر احباب اور اخبارات کی آراء پیش کرتا ہوں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ہمارے مخالفین بھی جماعت احمدیہ کی خدمت دین اور اشاعت اسلام کی کوششوں کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ

(۱) مولانا ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" لاہور نے ۱۹۲۶ء میں لکھا تھا:-

"گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یوروپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء، دیوبند، فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں۔ کیا ہندوستان میں ایسے متمول مسلمان نہیں ہیں جو چاہیں تو بلا وقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس ہے کہ عزیمت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے۔" (زمیندار ۱۹ر دسمبر ۱۹۲۶ء)

(۲) مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مدیر "صدق جدید" لکھنؤ جماعت احمدیہ کے ایک رسالہ "تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک" پر ریویو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"جماعت احمدیہ کے مشن یورپ امریکہ مغربی افریقہ، ماریشس، انڈونیشیا اور ہندوستان و پاکستان کے خدا معلوم کتنے ممالک میں قائم ہیں ان سب کی فہرست اور ان کی کارگزاریاں اور ان کے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی، فرنچ، جرمن، ڈچ، اسپینی، برمی، ملایا، تامل، ملیالم، مرہٹی، گجراتی، ہندی اور اردو زبان میں۔ ان کی مسجدوں اور ان کے اخبارات و رسائل کی فہرست اور اسی قسم کی دوسری تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر ان صفحات میں نظر آئے گا اور ہم لوگوں کے لئے جو اپنی کثرت تعداد پر نازاں ہیں ایک تازیانہ عبرت کا کام دیگا"

(صدق جدید ۷ر جون ۱۹۵۷ء)

(۳) اخبار "تیج" دہلی نے ۲۵ر جولائی ۱۹۲۷ء کی اشاعت میں لکھا:-

"احمدیہ جماعت کا اثر ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہے۔ یورپ امریکہ افریقہ آسٹریلیا، عرب، ایشیا کے تمام حصے غرضیکہ دنیا کا کوئی قابل ذکر ملک نہیں ہے جہاں جماعت احمدیہ کی شاخ یا کم از کم کوئی احمدی کام نہ کر رہا ہو۔ یورپ کے تمام ممالک انگلستان، فرانس، جرمنی وغیرہ میں غرضیکہ تمام جگہ ان کے تبلیغی مشن موجود ہیں۔ امریکہ میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ افریقہ اور عرب کے تپتے صحراؤں، مصر اور ایران کے زرخیز متمدن ممالک۔ ترکستان، شام، افغانستان کی خوشنما وادیوں میں غرضیکہ ہر جگہ انکی کوششیں جاری ہیں اور دن بدن ترقی کر رہی ہیں"

(تیج دہلی ۲۵ر جولائی ۱۹۲۷ء)

(۴) جماعت اسلامی کا اخبار "المنبر" لائلپور جواب "المنبر" کے نام سے شائع ہوتا ہے رقمطراز ہے:-

(۱) "قادیانیت میں نفع رسانی کے جو جوہر موجود ہیں ان میں اولیں اہمیت اس جد وجہد کو حاصل ہے جو اسلام کے نام پر وہ غیر ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ قرآن مجید کو غیر ملکی زبانوں میں پیش کرتے ہیں۔ تثلیث کو باطل کرنے ہیں۔ سید المرسلین کی سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں۔ ان ممالک میں مساجد بنواتے ہیں اور جہاں کہیں ممکن ہو اسلام کو امن و سلامتی کے مذہب کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں"

(المنبر ۲ر مارچ ۱۹۵۹ء)

(ب) "قادیانی تنظیم کا تیسرا پہلو تبلیغی نظام ہے جس نے اس جماعت کو بین الاقوامی جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ بھارت، کشمیر، انڈونیشیا، اسرائیل، جرمن، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، برطانیہ، دمشق، نائیجیریا کے افریقی علاقے اور پاکستان کی تمام قادیانی جماعتیں میرزا محمود احمد صاحب کو اپنا امیر اور خلیفہ تسلیم کرتی ہیں اور ان کے بعض دوسرے ممالک کی جماعتوں اور افراد نے کروڑوں روپوں کی جائیدادیں صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وقف کر رکھی ہیں"

(المنبر ۲ر مارچ ۱۹۵۹ء)

(۵) پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی مدیر رسالہ "ندائے حق" رقمطراز ہیں:-

"آج بلاد مغرب میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں تبلیغی میدان پر احمدی قابض ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے علاوہ ان کے مبلغین ان علاقوں اور جزیروں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں جن کا نام بھی ہمارے عربی مدارس کے اکثر طلباء نے نہیں سنا ہوگا۔ مثلاً ماریشس، فجی، ٹرینیڈاڈ، سیرالیون نائیجیریا وغیرہ"

(ندائے حق جولائی و اگست ۱۹۵۹ء)

(۶) سکھوں کا مشہور اخبار "خالصہ سماچار" امرتسر لکھتا ہے:-

"سردار امر سنگھ جی دوسانجھ نے ایک مضمون میں بیان کیا کہ صرف احمدی مسلمانوں نے ہی دنیا کے تقریباً ہر ملک میں مبلغ بھیج کر اور مساجد قائم کر کے اپنے پاؤں مضبوط کر لئے ہیں۔ امریکہ جیسے ملک میں ان کے ۱۸ تبلیغی مراکز قائم ہیں اور گولڈ کوسٹ افریقہ میں یہ تعداد ۲۴۷ ہے۔ دوسرے لٹریچر کے علاوہ ان کے گیارہ اخبار غیر ملکی زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ بات صاف طور پر قابل غور ہے کہ افریقہ ایسے پسماندہ ملکوں میں تبلیغ کا میدان زیادہ وسیع ہونے کی وجہ سے یہ لوگ اس طرف خاص توجہ دے رہے ہیں اور حیران کر دینے والی کامیابی حاصل کر رہے ہیں" (۲۳ر اپریل ۱۹۵۹ء)

(۷) مصر کا مشہور اخبار "الفتح" قاہرہ اپنی اشاعت ۲۵ر جمادی الثانی ۱۳۵۱ہجری میں رقمطراز ہے:

"جو شخص بھی ان لوگوں (جماعت احمدیہ) کے حیرت انگیز کاموں کو دیکھے گا وہ حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کس طرح اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ جسے کروڑوں مسلمان نہیں کر سکے۔ صرف وہی ہیں جو اس راہ میں اپنی جانیں اور اموال خرچ کر رہے ہیں" (ترجمہ از عربی)

جماعت احمدیہ کی تبلیغ اسلام کے بارہ میں مذکورہ بالا آراء ان غیر از جماعت لوگوں کی ہیں جن میں سے بعض شدید مخالف احمدیت ہیں۔ پس ان لوگوں کا اعتراف حقیقت جماعت احمدیہ کی فضیلت و حقانیت کا روشن ثبوت ہے۔ الفضلُ ما شَهِدَت بہ الاعداء

جماعت احمدیہ کا شاندار اور روشن مستقبل

اب میں اپنی تقریر کے آخر میں مناسب سمجھتا ہوں کہ احباب کرام کے سامنے ان خدائی بشارتوں کو پیش کر دوں جو جماعت احمدیہ کی شاندار ترقی اور روشن مستقبل کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو ملیں اور آپ نے انہیں شائع فرمایا تا کہ ہمارے عزائم اور ارادے بلند سے بلند تر ہوں اور ہماری تبلیغی جد و جہد تیز ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(۱) "خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئینگے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

آئیوری کوسٹ — مغربی افریقہ کا وہ ملک جہاں حضور ۲۷ اپریل کو تشریف لے گئے

از مکرم قریشی مقبول احمد صاحب سابق مبلغ اسلام آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ کا ملک مغربی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات میں سے ایک ملک تھا۔ جسے اگست ۱۹۶۰ء میں آزادی حاصل ہوئی۔ اس ملک کے مشرق میں غانا اور مغرب میں گنی اور لائبیریا اور شمال میں اپر وولٹا اور مالی۔ اور جنوب میں خلیج گنی ہے۔

اس کا رقبہ ۱۲۷۵۲۰ مربع میل ہے اور اس کی آبادی تقریباً چالیس لاکھ ہے۔ اس کا دارالحکومت آبی جان Abidjan ہے۔ یہاں کی مشہور پیداوار کوکو۔ کافی۔ کیلے اور کھجوروں کا تیل ہے

۱۹۶۰ء میں جب اس ملک کو آزادی ملی تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے وہاں پر نئے احمدیہ مشن کے قیام کا فیصلہ فرمایا چنانچہ آپؓ کے ارشاد کے ماتحت خاکسار ۲۵ر نومبر کو کراچی سے روانہ ہو کر ۲۷ر کو لیگوس نائیجیریا پہنچا۔ بوجہ نئی نئی آزادی ملنے کے اس وقت فرنچ سفارت خانہ ہی آئیوری کوسٹ کے امور کا نگران تھا۔ چنانچہ محترم نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے ہمراہ وہاں جا کر ویزا کے حصول کے لئے درخواست دی گئی۔ مگر تین ماہ تک جواب نہ ملنے پر مرکزی ہدایات کے مطابق خاکسار غانا گیا تاکہ وہاں سے کوشش کی جائے۔ وہاں کے فرنچ سفارت خانہ کی ہدایت کے مطابق خاکسار ۳ر مارچ ۱۹۶۱ء کو آبی جان کے لئے روانہ ہوا تا وہیں جا کر ویزا حاصل کر لیا جائے۔ مگر وہاں پہنچنے پر محکمہ کے افسر نے بتلایا کہ ویزا رد ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ملک کو چھوڑ دیا جائے۔ اس دفعہ جب میں دارالحکومت پہنچا تھا تو اللہ تعالےٰ نے ایک یہ صورت پیدا کر دی کہ حکومت کے محکمہ اقتصادیات کے کونسلر مسٹر ابا قیمارا ہوائی اڈہ پر اپنے نجی کام کے لئے موجود تھے ان سے تعارف ہوا اور ان کے ذریعہ ان کی کار میں شہر جانا ہوا اور پھر ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ ویزا کے رد ہونے پر ان سے مشورہ کیا گیا۔ انہوں نے بتلایا کہ وزیر داخلہ پیرس میں ہے اس لئے اب واپس غانا جا کر دوبارہ درخواست دے کر کوشش کروں

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت و تائید سے ویزا مل گیا۔ اور ۲۴ر جولائی ۱۹۶۱ء کو خاکسار دوبارہ وہاں پہنچا اور اس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے منشاء مبارک کو اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔ اور نئے مشن کا افتتاح عمل میں آیا خاکسار آئیوری کوسٹ میں دو سال چار ماہ یعنی ۲۱ر نومبر ۱۹۶۳ء تک مقیم رہا۔ میرے بعد محترم قریشی محمد افضل صاحب نے چارج سنبھالا۔ اور آپ ہی اس وقت سے اب تک وہاں مقیم ہیں۔ اس وقت آپ کے ساتھ دو لوکل مبلغین بھی فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔ ابتداء میں مناسب جگہ پر رہائش کے لئے مکان کرایہ پر لیا گیا اور خاکسار نے فرنچ زبان سیکھنا شروع کی۔ دوریں اثنا انفرادی ملاقاتوں اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام حق پہونچانے کی کوشش کی گئی چنانچہ بفضلہ تعالےٰ ایک مخلص جماعت قائم ہوئی۔ جو حسب استطاعت جماعتی کاموں میں اور مالی جہاد میں شریک ہو کر عنداللہ ماجور ہوتی ہے۔

مقامی طور پر احباب جماعت اور غیر از جماعت کے لئے تعلیمی انتظام مشن ہاؤس میں موجود ہے جس سے تمام احباب استفادہ کرتے ہیں اس کے علاوہ یہ دیکھ کر کہ وہاں کے مدارس میں عیسائی پادری اتوار کو جا کر پڑھاتے اور عبادت کراتے ہیں خاکسار نے مسلم طلبا کی بہبودی کے لئے ان کو ساتھ ملا کر بعض مدارس میں دینی تعلیم دینے کی اجازت حاصل کی۔ چنانچہ وہاں کے طلبا نے ہماری ان مساعی اور خدمات کو خوب سراہا اور اس سے فائدہ حاصل کیا۔ اور یہ اقدام اشاعت اسلام کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوا چونکہ مشن کی ابتداء تھی اس لئے وہاں کے پریس اور اخبارات سے بھی رابطہ قائم کیا گیا۔ چنانچہ بفضلہ تعالےٰ اس میں بھی کامیابی حاصل ہوئی اور خاص تقریبات کے موقعوں پر بیانات اور عام انٹرویو بھی شائع ہوتے رہے اور اس طرح کثیر تعداد تک حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جاتا رہا۔ پریس نے ہمارے ساتھ اچھا تعاون کیا۔

فرانسیسی زبان میں لٹریچر بھی مرکز نے خاص اہتمام سے شائع کیا۔ چنانچہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا فرنچ ترجمہ شائع کیا گیا۔ اسی طرح ماریشس مشن کا شائع کردہ فرنچ لٹریچر وہاں بہت مفید رہا جس کے ذریعہ لوگوں کو اسلام سے آگاہی اور واقفیت بہم پہونچائی گئی۔

اس کے علاوہ خاکسار نے پہلے پارہ کا فرنچ ترجمہ مع لوکل زبان جیولا کے ترجمہ کے شائع کیا جیولا زبان وہاں کے مسلمانوں کی اکثریت کی زبان ہے۔ ویسے تو اس ملک میں تقریباً ۶۰ زبانیں ہیں لیکن اکثریت فرنچ زبان میں ہی دوسرے قبائل سے خیالات کا اظہار کرتی ہے اس لئے فرنچ زبان کو خاص اہمیت حاصل ہے آئیوری کوسٹ کی حکومت کی عمدہ اقتصادی پالیسی کی وجہ سے اردگرد کے ممالک کے باشندے کافی تعداد میں وہاں کسب معاش کے لئے آتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں۔

اس طرح ان مختلف ممالک کے باشندوں میں تبلیغ سے پڑوس کے ممالک میں بھی تبلیغ ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں پڑوسی کے ملک اپر وولٹا میں ایک نیا مشن بھی قائم کیا گیا ہے اب بفضلہ تعالےٰ ہمارے مشن کو استقلال حاصل ہو گیا ہے اب ہمارا وہاں پر اپنا مشن ہاؤس بھی موجود ہے جو انشاء اللہ بطور مرکز کے اسلامی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آئیوری کوسٹ ۲۷ر اپریل کو تشریف لے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور کی ان مساعی میں خاص طور پر برکت ڈالے اور حضور انور ایدہ اللہ کے اس للہی سفر کو جو محض اور محض مخلوق خدا کی ہمدردی اور ہدایت و رہنمائی کے لئے اختیار کیا گیا ہے ہماری توقعات اور امیدوں سے بڑھ کر کامیاب فرما دے اور اس کے ذریعہ اسلام کا نور لوگوں کے دلوں کو منور کرنا شروع کر دے۔ آمین ❊

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہفتہ قرآن مجید

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے اعلان کے مطابق ۲ر مئی تا ۸ر مئی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہفتہ قرآن کریم منایا گیا لجنہ اماء اللہ کی طرف سے دو جلسے کئے گئے۔ جن میں مستورات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر میں سے اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے۔ لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے تقاریر کا جو سلسلہ پورا ہفتہ جاری رہا اس میں بھی لجنہ اور ناصرات کی کثیر تعداد شامل ہوتی رہی

لجنہ اماء اللہ کی عہدیدارات نے تمام گھرانوں کا سروے کیا اور قرآن کریم کو سیکھنے اور سکھانے کے سلسلہ میں فہرست مرتب کی گئی الحمد للہ کہ چند بہنوں کے علاوہ باقی سب کو قرآن کریم باترجمہ شروع کروا دیا گیا ہے۔

حضور کی تحریک کے بعد سے اب تک چودہ ممبرات لجنہ اماء اللہ نے اور اٹھائیس ممبرات ناصرات الاحمدیہ نے قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ مکمل کر لیا ہے۔ ناظرہ قرآن کریم دو عورتوں کو ختم کروایا گیا ہے پچیس عورتیں اور ناصرات لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام قرآن مجید باترجمہ پڑھ رہی ہیں۔ جن کا تین پارے سے بیس پارے تک مختلف جگہوں پر سبق ہے۔

ناظرہ قرآن کریم سوائے دس عورتوں کے باقی سب ختم کر چکی ہیں۔ ان دس عورتوں کو اس ہفتہ کے دوران قاعدہ یسرنا القرآن شروع کروا دیا گیا ہے۔ بیس مستورات کو قرآن کریم باترجمہ اس ہفتہ میں شروع کروایا گیا ہے۔ اب صرف چند گنتی کی عورتیں رہ گئی ہیں جن کے لئے یہ مشکل ہے کہ بصارت یا صحت کی خرابی یا امور خانہ داری سے فرصت نہ مل سکنے کی وجہ سے کلاس میں شریک نہیں ہو سکتیں انشاء اللہ ان کے لئے بھی کوئی مناسب صورت اختیار کی جائے گی

حضور کی تحریک پر سورۃ البقرہ کی سترہ آیات حفظ کرنے کے لئے بھی اس ہفتہ ساتھ ساتھ کوشش کی گئی ہے اس ہفتہ مزید بائیس عورتوں نے آیات یاد کر کے سنائیں۔ اب سورۃ البقرہ کی آیات کو یاد کرنے والی مستورات و بچیوں کی کل تعداد ۱۱۶ ہو گئی ہے۔ ناصرات کے دونوں گروپ کی تمام بچیوں نے زبانی حفظ کر لی ہیں۔ آٹھ سال سے پندرہ سال تک کی کوئی بچی ایسی نہیں رہی جس کو یہ آیات حفظ نہ ہوں۔ الحمد للہ

خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مستورات میں مزید بیداری پیدا کرے تا وہ اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس نہایت عظیم الشان اور بابرکت تحریک میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ قرآن کریم کی عظیم نعمت اپنی آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے کے قابل ہو سکیں۔

خاکسار منیبہ بیگم
سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان

لائبیریا — مغربی افریقہ کا وہ ملک جہاں حضور تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی سابق مبلغ اسلام لائبیریا

بحرِ اوقیانوس کے جنوبی ساحل پر مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک واقع ہے جس کا رقبہ ۴۳۰۰۰ مربع میل ہے اور آبادی تقریباً دس لاکھ ہے۔

لائبیریا افریقہ کا سب سے پہلا آزاد ملک ہے۔ ۱۸۴۷ء میں آزادی ملی۔ انیسویں صدی میں جب امریکہ اور انگلینڈ میں افریقن غلاموں کی آزادی کی تحریک چلی تو آزاد شدہ غلاموں کو دوبارہ افریقہ میں آباد کرنے کے لئے جن ممالک کا انتخاب ہوا ان میں لائبیریا سرِفہرست تھا۔ امریکہ کی ایک امریکن کالونائزیشن سوسائٹی نے غلاموں کو فری ٹاؤن اور منرو دیا کے ملحقہ جزیرہ پراویڈنس آئی لینڈ (Providence Island) میں آباد کرنا شروع کیا۔ اس سوسائٹی نے ۱۸۴۷ء میں نو آباد غلاموں کو مکمل آزادی دے دی اور اس طرح سے لائبیریا کی آزاد مملکت معرضِ وجود میں آگئی۔

مغربی افریقہ کے دوسرے ممالک کی طرح لائبیریا کی آب و ہوا بھی گرم مرطوب ہے۔ تقریباً چار ماہ شدید بارش ہوتی ہے۔

ایک روایت کے مطابق لائبیریا میں اسلام، ہمسایہ ملک گنی کے ایک مشہور عالم اور سیاسی ... کے ذریعہ پہنچا۔ اگرچہ ... مذہبی بنیاد پر ملک کی مردم شماری ... تاہم محتاط اندازے کے مطابق لائبیریا میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً ... ہے۔ لیکن عیسائیت کا اثر بہت زیادہ ہے۔ عیسائیوں کا اپنا ریڈیو سٹیشن ہے جہاں سے چوبیس گھنٹے مغربی افریقہ کی تقریباً پندرہ زبانوں میں عیسائیت کی تبلیغ ہوتی رہتی ہے۔ عیسائیوں کے اپنے درجنوں کالج اور بیسیوں سکول ہیں اور کئی ایک مقامات پر ہسپتال بھی ہیں۔

مسلمانوں کی دو جماعتیں مسلم کانگرس آف لائبیریا اور مسلم کمیونٹی گزشتہ چند سالوں سے قائم ہیں۔ مسلم کانگرس نے کچھ عرصہ ہوا ایک پرائمری سکول کھولا تھا جسے حکومت کی طرف سے گرانٹ ملتی ہے۔ اسی طرح مسلم کمیونٹی نے ایک سکول حال ہی میں جاری کیا ہے لیکن دونوں سکول مناسب بلڈنگ اور کوالیفائڈ اساتذہ نہ ملنے کی وجہ سے کامیابی سے نہیں چل رہے۔

۱۹۵۶ء میں مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی کے ذریعہ لائبیریا میں احمدیہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔ صوفی صاحب وہاں تقریباً دو سال تک مقیم رہے۔ اور وہاں جماعت قائم کی۔ آپ نے ایک ٹک شاپ بھی کھولی جو بعد میں ترقی کر کے اس قابل ہو گئی کہ اس کی آمد سے مشن خود کفیل ہو گیا۔

صوفی صاحب کے بعد مکرم الحاج صوفی محمد صدیق صاحب امرتسری نے مشن کا چارج لیا۔ آپ کے بعد خاکسار ۱۹۶۰ء میں لائبیریا گیا اور ۹ سال کے قیام کے بعد گزشتہ سال واپس آیا۔ اس وقت مولوی امین اللہ صاحب سالک وہاں متعین ہیں۔ ہمارا اپنا مشن ہاؤس ہے اور گزشتہ سے پیوستہ سال حکومت کی منظوری سے ہمارا ایک پرائمری سکول بھی کھل چکا ہے۔

لائبیریا کے پریذیڈنٹ مسٹر ولیم وی ایس ٹب مین تقریباً ۲۶ سال سے لائبیریا کے پریذیڈنٹ چلے آ رہے ہیں۔ بہت ہی خدا ترس رحم دل۔ ملنسار اور شفیق انسان ہیں۔ ملک میں ان کو بہت مقبولیت حاصل ہے۔ باوجود عیسائی ہونے کے مسلمانوں کے ساتھ نہایت حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں۔ ایک دفعہ جب وہ ٹیونس کے دورہ سے واپس آئے تو سب مسلمانوں کو بلا کر کہنے لگے کہ میں جب بھی کسی اور ملک میں جاتا ہوں تو وہاں خوبصورت اور عالیشان مسجدیں دیکھتا ہوں۔ لیکن افسوس ہے کہ منروویا شہر میں ایسی کوئی مسجد نہیں آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ آپ چندہ اکٹھا کریں اور حکومت بھی آپ کی مدد کرے گی۔ تاکہ منروویا میں ایک عالیشان مسجد تیار کی جا سکے۔

پریذیڈنٹ ٹب مین ہماری جماعت کے بہت مداح ہیں انہوں نے امام مسجد لنڈن جناب بشیر احمد صاحب رفیق کو لائبیریا کے یوم آزادی کی تقریب پر خاص طور پر مدعو کیا اور انہیں بہت ہی اعزاز بخشا۔ خود خاکسار سے پریذیڈنٹ صاحب کے دوستانہ مراسم تھے اور کئی ایک دفعہ انہوں نے حکومتی اور اپنی ذاتی تقریبات میں شمولیت کا اعزاز بخشا

لائبیریا ایک زرعی ملک ہے۔ زمین بہت زرخیز ہے۔ اقوام متحدہ کے ایک سروے کے مطابق چاول کی فصل کے لئے لائبیریا کی زمین دنیا بھر میں سب سے اچھی ہے۔ اس وقت لائبیریا کا سب سے بڑا آمد کا ذریعہ ربڑ اور خام لوہا ہے۔ امریکہ کی مشہور کمپنی فائرسٹون نے ربڑ کے ہزاروں ایکڑ کے باغات جن میں تقریباً دس ہزار آدمی کام کرتے ہیں لگائے ہیں۔ اسی طرح لوہے کی چار کانیں ہیں جن کو جرمن، امریکن اور سویڈش فرمیں چلا رہی ہیں۔

اگرچہ لائبیریا چھوٹا سا ملک ہے لیکن اس میں تقریباً ۱۸ مختلف قبیلوں کے لوگ آباد ہیں۔ مسلمان زیادہ تر وائی۔ مینڈنگو اور پیلے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

لائبیریا ایک پُرامن ملک ہے۔ کبھی سیاسی ہنگامہ نہیں ہوا۔ گزشتہ سالوں میں جب کہ دنیا کے کونے کونے میں طالبعلموں نے ہڑتالوں اور جلوسوں کے ذریعہ ہنگامے برپا کر رکھے تھے لائبیریا میں اس قسم کی کوئی بات وقوع پذیر نہ ہوئی تھی۔

دعا ہے کہ جس طرح یہ ملک زرعی لحاظ سے زرخیز، معدنیات سے بھرپور اور سیاسیات کے لحاظ سے پُرامن ہے اسی طرح لائبیریا کی زمین روحانی اور دینی لحاظ سے بھی زرخیز ثابت ہو اور یہ لوگ اسلام کی روحانی غذا اور اس کی پُرامن تعلیم سے اپنے آپ کو سیراب کر سکیں اور اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ کو کامیاب کرے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو احمدیت کے دامن سے وابستہ فرما دے

— آمین —

افسوس! مکرم محترم مولوی فخر الدین صاحب مالاباری درویش وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

قادیان ۱۱ ہجرت (مئی) افسوس! کہ ہمارے مخلص درویش بھائی مکرم مولوی فخر الدین صاحب مالاباری ایک طویل اور صبر آزما علالت کے بعد مورخہ یکم ہجرت (مئی) بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح قریباً چار بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی روز بعد نماز عصر احاطہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں مقامی احباب نے کثیر تعداد میں اپنے مرحوم بھائی کی نماز جنازہ ادا کی مرحوم موصی تھے اس لئے جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا اور مرحوم کو قطعہ ... میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

مرحوم علاقہ کیرالہ کے گاؤں پینگاڈی کے رہنے والے تھے۔ عہدِ خلافتِ اولیٰ میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور تا مرگ ایک پاکیزہ زندگی بسر کی۔ مرحوم طبعی طور پر متحمل مزاج اور نرم گفتار واقع ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کسی قدر علم کلام سے بھی نوازا تھا۔ ان ہر دو خصوصیات کے امتزاج نے آپ کو اپنے علاقہ میں ایک عرصہ تک رضاکارانہ طریق پر تبلیغ و تربیت کا فریضہ ادا کرنے کی بھی سعادت بخشی

ملکی تقسیم سے قبل خدمتِ سلسلہ کے جذبہ سے قادیان آئے اور یہیں کے ہو رہے۔ درویشی کا یہ دور اخلاص و قربانی کے جذبہ کے تحت گزارا۔ زمانۂ درویشی کا بیشتر حصہ بحیثیت کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان خدمتِ سلسلہ بجا لاتے رہے۔ ازاں بعد اپنی علالت اور ضعیف العمری کے سبب ملازمت سے ریٹائر ہو گئے۔ آپ پابندِ صوم و صلوٰۃ اور دعا گو بزرگ تھے۔

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مالاباری انسپکٹر بیت المال مرحوم کے ربیب اور عزیزم منیر احمد متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان، مرحوم کے فرزند ہیں۔

ادارہ بدر اس موقع پر مرحوم کی بیوہ اور جملہ پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ایڈیٹر بدر

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار امسال کشمیر یونیورسٹی سے ٹی ڈی سی فرسٹ (پری میڈیکل) کا امتحان دے رہا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار اعجاز احمد۔ برازلو کشمیر

۲- میرے بیٹے عزیزی جمیل احمد خاں کی میٹرک میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اخوند اقبال محمد خاں ڈوڈہ ...

۳- مکرم کنجالن کٹی صاحب سیکرٹری مال کرولائی کیرالہ کی اہلیہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے مگر افاقہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے ان کے چھوٹے چھوٹے بچے بہت پریشان ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سے موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد فاروق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

گیمبیا

مغربی افریقہ کا ایک ملک جہاں حضور انور دورہ فرما چکے ہیں

اور جہاں خدا کے فضل سے ہمارا مضبوط مشن اور جماعت قائم ہے

از مکرم داؤد احمد حنیف صاحب سابق مبلغ گیمبیا

یہ تین سو میل لمبا اور ۱۵ سے ۳۰ میل چوڑا ملک گنی Guinea سے نکلنے والے ایک ہزار میل لمبے دریا گیمبیا کے دونوں جانب پھیلا ہوا ہے اور اسی نسبت سے اس علاقہ کا نام دی گیمبیا ہے۔ اس کا کل رقبہ چار ہزار مربع میل ہے جس پر ۳ لاکھ ۶۰ ہزار انسان مختلف قبائل پر مشتمل آباد ہیں۔ ہر قبیلہ کی زبان دوسرے قبیلہ سے مختلف ہے۔ تاہم اکثر اپنے قبیلہ کے علاوہ دوسروں کی زبان بھی سمجھتے ہیں۔ یہاں کی سرکاری زبان انگریزی ہے قبائلی زبانیں لکھی پڑھی نہیں جاتیں۔ زیادہ مشہور قبائل مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ مینڈنگا۔ ایک لاکھ تیس ہزار کی تعداد میں ملک کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں

۲۔ فولانی (Fulas) ۷۰ ہزار ہیں جو زیادہ تر ملک کے وسط اور شمال میں پائے جاتے ہیں۔

۳۔ وولف (Wolofs) ۴۰ ہزار باتھرسٹ اور اس کے شمال میں آباد ہیں۔

۴۔ جولا (Jolas) یہ لوگ زیادہ تر باتھرسٹ کے جنوب میں پائے جاتے ہیں

ان کے علاوہ تین ہزار آزاد شدہ غلاموں کی AKU جماعت موجود ہے جنہیں انیسویں صدی میں یورپ سے لاکر باتھرسٹ میں آزاد چھوڑ دیا گیا۔ انہیں چونکہ اپنے حقیقی وطن کا صحیح علم نہ تھا اس لئے یہ لوگ یہیں آباد ہو گئے مزید براں لبنانیوں اور شامیوں کی پانچ سو افراد پر مشتمل جماعت بھی گیمبیا میں آباد ہے۔ اور یہاں کی تجارت پر انہی کا قبضہ ہے۔ تقریباً اتنی ہی تعداد میں یورپین گورنمنٹ کے ملازم ہیں گیمبیا کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ باتھرسٹ شہر میں سارا سال موسم تقریباً ایک جیسا ہی رہتا ہے لیکن اندرون ملک موسم مخصوص رنگ کی سخت گرمی اور برسات اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ملک کی سطح زمین عام طور پر ہموار ہے۔ سوائے شمالی علاقہ کے جہاں کم اونچی پہاڑیاں پائی جاتی ہیں دریا میں پانی کی سطح زمین سے بہت نیچی ہے اس لئے یہ دریا قابل آبپاشی نہیں اور یہاں پر کاشتکاری کا تمام تر انحصار برسات پر ہے۔ بارشیں آخر جون سے شروع ہو کر آخر اکتوبر تک رہتی ہیں۔ سالانہ بارش ۴۰ سے ۵۰ انچ تک ہوتی ہے۔

Swamps میں دھان اور Uplands پر مونگ پھلی جوار باجرہ اور Casawa کی کاشت ہوتی ہے۔ یہاں سے صرف مونگ پھلی برآمد ہوتی ہے۔ اشیاء خوردنی میں تاحال گیمبیا خود کفیل نہیں۔ البتہ اب خشک موسم میں مصنوعی طریق سے دھان کی کاشت سال میں دو دفعہ کی جانے لگی ہے جس سے سالانہ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے اور امید ہے عنقریب یہ ملک غذا میں خود کفیل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

یہاں کے باشندوں کی اکثریت مسلمان ہے عیسائی اور Pagans بھی موجود ہیں۔ عیسائیوں کے تو مختلف فرقوں کے کئی مناد مصروف کار ہیں برطانوی قبضہ کے وقت انہیں کافی آسانیاں میسر تھیں جس کے باعث بہت سے گرجے نظر آتے ہیں۔ احمدیت کے یہاں داخل ہونے سے قبل مسلمان عیسائیوں سے خائف و پریشان تھے نئی پود خصوصاً اسلام سے دور ہوتی جا رہی تھی۔ مگر احمدیت کے یہاں پر داخلہ سے اب تک اسلامی تعلیمات کے پھیلاؤ کے باعث حالات بالکل بدل گئے۔ عیسائیت کا زور ٹوٹ گیا۔ گرجوں کی آبادی کم اور مساجد کی آبادی زیادہ ہوتی جا رہی ہے اور نوجوان اسلام سے محبت کرنے لگے ہیں

اس ملک میں جماعت احمدیہ کا تعارف آج سے کئی سال قبل کچھ اس طرح ہوا کہ The Muslim Prayer کی ایک کاپی نائیجیریا سے گیمبیا پہنچی اور اسے ایک گیمبین سعید روح Mr Mohammad Lamin Njie نے جب پڑھا تو اس کے دل میں خوابیدہ محبت اسلام بیدار ہو گئی اور اس نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کوشش شروع کر دی چنانچہ اس کا رابطہ نائیجیریا میں مقیم جماعت کے مبلغ مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب سے قائم ہوا۔ مکرم مولانا صاحب موصوف حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایات کے بموجب پہلے ہی گیمبیا میں تبلیغ اسلام کی کوشش میں مصروف تھے۔ چنانچہ اب آپ نے باقاعدگی سے سلسلہ کا لٹریچر انہیں بھجوانا شروع کر دیا اور خط و کتابت سے ان کی رہنمائی فرماتے رہے۔ اس طرح پر سعید روحیں پرچم احمدیت کے نیچے جمع ہونی شروع ہوئیں۔ بعد ازاں ایک مخلص نائیجیرین احمدی مسٹر ایچ او سنیالو Mr. H. O. Sanyaolu کو بطور لوکل مبلغ گیمبیا میں متعین کیا گیا۔ انہوں نے بڑی محنت و جانفشانی سے تبلیغ احمدیت کا کام کیا اور مخرف احباب جماعت کو منظم کیا۔

اسی دوران حکومت گیمبیا سے پاکستانی مبلغ مبلغ کے لئے ویزا کے حصول کی کوشش جاری رہی ۱۹۶۱ء میں ویزا ملنے پر مکرم و محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر مقرر فرما کر گیمبیا کے لئے روانہ فرمایا۔ آپ رمضان کے مبارک ایام میں ملک کے دارالحکومت باتھرسٹ پہنچے اور تبلیغ کا کام بجا لانے لگے۔ آپ نے تدریس القرآن کلاس بڑے باقاعدہ جاری کی جس کے طلباء نے چند ماہ میں قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کر لیا۔ اور بعض ترجمہ سیکھنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے گھر گھر پیغام احمدیت پہنچانے کے لئے شہر کے مختلف محلوں میں تقاریر کا سلسلہ خاص پروگرام کے ماتحت جاری کیا۔ نیز عربی و انگریزی میں شائع شدہ لٹریچر خاصی تعداد میں تقسیم کروایا۔

اس طرح پر تبلیغ اسلام کا لوگوں پر خاص اثر ہوا اور قلیل عرصہ میں ہی گیمبین کی اچھی خاصی تعداد نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ اور خواص و عوام کی توجہ احمدیت کی طرف پھرنے لگی جس سے ایک طرف احمدیت قبول کرنے والوں کی تعداد بڑھنے لگی اور دوسری طرف مخالفین کے رویہ میں شدت آنے لگی لیکن ان کی معاندانہ تدابیر احمدیت کو کوئی نقصان پہنچانے کی بجائے سودمند ثابت ہوئیں اور مزید ترقی کا باعث بنتی گئیں۔

اسی عرصہ میں ان پسماندہ، غیر مہذب اور غیر تعلیمیافتہ لوگوں کی حقیقی ہمدردی کے لئے یہاں پر ایک احمدیہ سیکنڈری سکول کے اجراء کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ اب سکول کے لئے پلاٹ کی منظوری مل چکی ہے اور عمارت کا نقشہ تیار کروایا جا رہا ہے۔ عمارت تیار ہوتے ہی اسلام کی تعلیم سکھانے کے لئے یہ مدرسہ تدریس کا کام شروع کر دیگا۔ انشاء اللہ

شروع میں حصول ویزا میں دقتوں کے باعث عرصہ چوہدری صاحب موصوف ہی تبلیغ و تدریس اسلام کا فریضہ بجا لاتے رہے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے چار پاکستانی مبلغ جن میں ایک میڈیکل مشنری ہیں ان کے علاوہ چار لوکل مبلغین کرام اس ملک کے لوگوں کی دینی و دنیوی حالت کو بہتر بنانے میں کوشاں ہیں۔ پھر گیمبیا ہی ان خدام احمدیت سے فیضیاب نہیں ہو رہا بلکہ سینیگال کی تشنہ روحیں بھی انہی سے آب حیات پا رہی ہیں کیونکہ گیمبیا تین جانب سے سینیگال سے گھرا ہوا ہے اور مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔

جن مبلغین کرام کو اس ملک میں خدمت اسلام بجا لانے کا موقع ملا۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:-

۱۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ۲۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی اور خاکسار داؤد احمد حنیف۔ اس وقت اول الذکر مولانا صاحب محترم کے علاوہ مکرم اقبال احمد صاحب شاہد۔ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب پاکستانی مبلغین کرام کے ساتھ مکرم ابراہیم عبد القادر صاحب۔ مکرم صادق مبارک صاحب ثانی۔ مکرم ابراہیم صاحب اولیو اور مکرم حامد مبائی صاحب لوکل مبلغین خدمت اسلام بجا لا رہے ہیں

گیمبیا شاید مغربی افریقہ کا پہلا ملک ہے جو برطانوی استعمار کے نیچے آیا اور ۱۹۶۵ء میں سب سے آخر اسی ملک سے یہ استعماری طاقت ہمیشہ کے لئے رخصت ہوئی۔ اس چھوٹے سے ملک کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی بیرونی طاقتیں مختلف اوقات میں اس پر قابض ہوئیں آخر میں انگریزوں کا تسلط ہوا۔ لیکن معدنیات وغیرہ نہ ہونے کے باعث انگریز اس علاقہ میں وسعت پیدا کرنے کی طرف راغب نہ ہوئے اور ایک وقت تو یہ تجویز بھی ہوئی کہ فرانسیسیوں سے مغربی افریقہ کے کسی اور ملک سے گیمبیا کا تبادلہ کر لیا جائے مگر یہ تجویز ناکام رہی اور بالآخر ۱۸۸۹ء میں انگریزوں نے ہمسایہ ملک سینیگال کی استعماری طاقت فرانسیسیوں کے ساتھ اس کی حدود مستقل طور پر متعین کیں اور اسے چار ڈویژنوں میں تقسیم کر کے حکومت کرنے لگے۔

اس ملک کی آزادی کے ساتھ برطانیہ کی استعماری طاقت مغربی افریقہ سے رخصت ہوئی اور یہاں پر سب سے پہلے گورنر جنرل Alhaj Sir F. M. Singateh مقرر ہوئے۔ انہیں حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا شرف حاصل ہے یہ ان خوش نصیب روحوں میں سے ہیں جن کے بارے میں آج سے پون صدی قبل عالم الغیب خدا نے اپنے پیارے مسیح پاک علیہ السلام کو ان الفاظ میں خوشخبری دی تھی

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا ہوتے ہم نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ ہوا یوں کہ جب احمدیت گیمبیا میں داخل ہوئی تو اس وقت کے مبلغ انچارج مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کی تبلیغ سے متاثر ہو کر الحاج ایف ایم سنگھاٹے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ابتدائی صحابیوں میں شامل ہو گئے

(باقی صفحہ ۱۶ کالم ۔ پر)

عالمگیر سلسلہ احمدیہ کے عظیم قائد نے

بمقام اجے بواوڈے مرکزی مسجد احمدیہ کا افتتاح فرمایا

لیگوس سے شائع ہونے والا نائیجیریا کا اولین اور واحد مسلم ہفت روزہ "دی ٹروتھ" اپنی ۲۴ ماہ گزشتہ کی اشاعت میں بعنوانِ بالا رقمطراز ہے:۔

عالمگیر مسلم سلسلہ احمدیہ کے عظیم قائد حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث (ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز) کا بمقام اجے بواوڈے والہانہ انگیز استقبال ہوا جب آپ ۱۲ راپریل ۱۹۷۰ء کو بروز اتوار ساڑھے چار بجے شام اپنے حرم محترم، سیکرٹری خارجہ (مشنز) جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم مولوی فضل الٰہی انوری صاحب امیر و انچارج احمدیہ مشن نائیجیریا کی معیت میں پینتیس ہزار پاؤنڈ کی لاگت سے تعمیر شدہ ایک مرکزی احمدیہ مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔

پانچ بجے شام مومنوں کو ظہر و عصر کی نمازیں اپنی اقتداء میں پڑھا کر اس عظیم سربراہ نے اس تقریب کا افتتاح کیا جس کے بعد قریباً پانچ ہزار سامعین کے اجتماع سے خطاب میں آپ نے فرمایا کہ

"سرگرم مسلمانوں کے اپنے جم غفیر کو دیکھ کر جنہوں نے یہاں میری آمد پر مجھے خوش آمدید کہا ہے مجھے مسرت حاصل ہوئی ہے"

حضرت امام جماعت احمدیہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک نائیجیریا کا اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک شاندار مستقبل ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ

"بلا امتیاز ثروت اور رنگ و نسل اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں تمام انسان مساوی ہیں۔ اسلام تمام بنی نوع انسان کو اخوت کی تلقین کرتا ہے۔ لازم ہے کہ کوئی انسان دوسرے سے نفرت نہ کرے۔ اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ انسان اپنی عطا شدہ جسمانی دماغی اخلاقی اور روحانی قابلیتوں کو کامل طور پر ترقی دے"

آپ نے حاضرین میں سے غریب ترین شخص کو طلب کر کے یہ کہتے ہوئے اس کے ساتھ تصویر کھنچوائی کہ بطور انسان ہم دونوں برابر ہیں۔

اس خطاب کے بعد الحاجہ فاطمہ علی ادوفوٹوبی صاحبہ کا تعارف حضور سے کرایا گیا جنہوں نے یہ مسجد تعمیر کرا کے عبادتِ الٰہی کے لئے جماعت احمدیہ کے نام ہبہ کر دی تھی۔ آپ نے موصوفہ کا شکریہ ادا کیا اور دعا دی کہ اللہ تعالےٰ انہیں برکات سے نوازے۔

بعد ازاں حضور نے اس تقریب میں موجود بہت سے اشخاص سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ تقریب کے اختتام سے قبل الحاجہ فاطمہ علی صاحبہ کی دختر مسز لائی اوکونوکا صاحبہ چیف مجسٹریٹ نے دینی دلائل کے سپاسنامہ پڑھ کر عظیم قائد کو خوش آمدید کہا اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

گیمبیا بقیہ صفحہ ۱۳

اور احمدیت کے نور سے اپنے ہموطنوں کو روشناس کرنے لگے۔ اور ایسے صدقِ نیت اور خلوص سے کام کیا کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا اور اپنی روحانی و مادی برکات ان پر نازل فرمائیں اور انہیں ایک ڈسپنسر سے (جس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ایک دن بادشاہ بن جائے گا) اپنے ملک کا بادشاہ بنا دیا۔ اور خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا فرمایا اور بڑی شان سے پورا فرمایا۔ اور احمدیت کی صداقت کو اظہر من الشمس کر دیا۔ جماعت احمدیہ سے دیگر خدائی وعدے اپنے اوقات پر انشاء اللہ پورے ہوتے چلے جائیں گے۔

اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ ایسے ممالک میں جلوہ افروز ہیں جنہیں یورپ نے لمبے عرصہ تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھا اور ہر قسم کا ناجائز سلوک ان سے کیا۔ ان کی تعلیمی، اقتصادی اور معاشی حالت کو سدھارنے کا کسی نے خیال تک نہ کیا۔ ایسے مظلوموں کی روحانی و مادی حالت بہتر بنانا اور خدائے واحد و یگانہ سے ملانا اگرچہ مشکل ہے مگر نہایت ضروری و فوری امر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ان مظلوم روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے وہاں تشریف لے جا چکے ہیں۔ ہمیں آپ کے اس دورہ کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں کرنی چاہئیں تا تمام سعید روحیں ہماری زندگیوں میں لوائے احمدیت کے نیچے جمع ہو کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو قبول کر کے اس واحد و یگانہ کی حمد و ثنا میں مشغول ہو جائیں جس نے مسیح پاک علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کا غلبہ مقدر فرمایا

۔ آمین ۔

تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ

بقیہ صفحہ ۱۰

اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۷)

نیز فرمایا:۔

(ب) "اے تمام لوگو! سن رکھو یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی .... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

بھائیو! جماعت احمدیہ کی ترقی و کامیابی خدا تعالےٰ کی طرف سے مقدر و مقرر ہے لیکن ہم میں سے وہ بھائی نہایت ہی خوش نصیب اور خوش قسمت ہے جو خدمتِ دین اور اشاعت اسلام کے روحانی و مقدس جہاد میں شریک ہو کر اس ترقی و کامیابی کو جلد اور قریب تر لانے کے لئے سعی و کوشش کرے تاکہ ہماری زندگیوں میں ہی توحیدِ الٰہی کے ترانے گائے جانے لگیں اور پرچم اسلام تمام روئے زمین پر لہرانے لگے

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب خدائی برکتوں اور رحمتوں کے وارث ہوں

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

سیکرٹریان وقف جدید متوجہ ہوں

گزشتہ سال یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض جماعتوں کی طرف سے وقف جدید کے چندوں کی ادائیگی تو ہوئی مگر دفتر کو یہ علم نہ ہو سکا کہ ان جماعتوں کا اصل وعدہ کتنا تھا۔ اسی طرح بعض جماعتوں نے وقفِ جدید کے وعدہ جات تو بھجوائے مگر ان کی ادائیگی وعدہ جات کے بالمقابل نصف سے بھی کم تھی۔ یہ سب کمزوریاں ہیں جنہیں اس سال دور کرنا ہمارا فرض ہے۔ عہدیداران حضرات کے لئے لازم ہے کہ وہ وعدہ جات اور ادائیگیوں کے مابین توازن کو قائم رکھیں۔ سب سے پہلے بالغوں اور اطفال کے الگ الگ وعدہ جات بھجوائے جائیں اور پھر ہر ماہ یا پندرہ روز کے بعد ان وعدہ جات کی وصولی پر زور دیا جائے اور وصولی کی رقوم براہِ راست محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام وقف جدید کی مد میں ارسال فرمائی جایئں ۔۔۔ جو جماعتیں اپنا چندہ بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجواتی ہیں یا لوکل بنک میں جمع کر کے بنک سلپ بھجواتی ہیں ان کیلئے خاص طور پر ضروری ہے کہ وہ اسی تمام رقوم کی تفصیل براہ راست دفتر وقفِ جدید کو ارسال فرمائیں

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

چندہ درویش فنڈ کی تفصیل

جملہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جس طرح چندہ تحریک جدید کی تفصیل بھجوانی ضروری ہے اسی طرح آئندہ ہر چھوٹی یا بڑی رقم چندہ درویش فنڈ کی تفصیل نظارت بیت المال آمد کو بھجوانی ضروری اور لازمی ہوگی۔ کوئی رقم بلا تفصیل چندہ درویش فنڈ داخل خزانہ کے لئے مرکز میں نہیں آنی چاہیئے

ناظر بیت المال آمد قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

کماسی یونیورسٹی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تقریر

بقیہ صفحہ اوّل

بلکہ ایک حقیقی اور کار آمد چیز کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اپنی اس نئی شکل میں وہ حقیقی علم کے شعلہ کو برقرار اور فروزاں رکھنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا اصل اور حقیقی علم جسے ابدی صداقت سے تعبیر کیا جاتا ہے اس وقت نمودار ہوتا ہے جب ہم حقیقت کا براہِ راست مطالعہ کر کے ایک طرف اس حقیقت کے ساتھ قریبی رابطہ پیدا کرتے ہیں اور دوسری طرف اس حقیقت کے خالق کے ساتھ اور بھی زیادہ قریبی تعلق استوار کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ہم سرچشمۂ علوم تک جا پہنچتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایک قریبی اور دائمی ربط و اتصال ہمیں حاصل ہو جاتا ہے۔ جب یہ دو طرفہ تعلق اور ربط قائم ہو جائے تب اور صرف تبھی ہم سائنسدان اور سکالرز کہلائے جانے کے مستحق بن سکتے ہیں۔ نور اور علم و عرفان کا یہ سرچشمہ خدائے واحد کے سوا اور کوئی نہیں جو علیم و خبیر بھی ہے اور عزیز و حکیم بھی۔ پس جو لوگ سچائی اور روشنی سے پیار کرتے اور محبت رکھتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ صرف اور صرف خدائے واحد کا سہارا ڈھونڈیں اور اسی کے سہارے کو مضبوطی سے تھام لیں اسی سے دعا کریں۔ اسی سے مدد مانگیں اور اسی سے ہدایت اور رہنمائی کے طالب ہوں۔ خدائے واحد کے آستانہ پر جھکنے اور اس کے حضور دعا کرنے سے علم کی نئی راہیں روشن ہوتی ہیں اور دریافتوں اور ایجادوں کے نئے نئے دروازے کھلتے ہیں۔ پس اپنے علم اور اپنی عقل کی پرستش نہ کریں بلکہ صرف اور صرف اللہ کے پرستار بنیں اور اس کے ساتھ عاجزانہ تعلق قائم کر کے اس سے ہمکلامی کا شرف حاصل کریں۔ کیونکہ وہ تمام علوم و انوار کا سرچشمہ اور کل کائنات ارضی و سماوی کا خالق ہے۔ جب خدا کے ساتھ تعلق اور رابطہ آپ کو سائنس اور علوم کے غیر محدود اور دائمی خزانوں کا وارث بنا سکتا ہے تو پھر اندھیروں میں آپ کیوں بھٹکیں!

اس ضمن میں حضور نے مزید فرمایا لیکن ہمیں انسانی کوشش جد و جہد اور تدبیر کی اہمیت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ یاد رکھیں ان تمام ذرائع کو جو میسر ہوں کام میں لا کر پوری پوری اور مخلصانہ کوشش کرنا آپ کے فرائض میں داخل ہے۔ البتہ جب آپ اپنی سی کوشش کر گذریں تو اپنی اس کوشش پر ہرگز نہ بھروسہ کریں بلکہ اس سے آگے بڑھ کر استمداد اور استعانت الٰہی کے میدان میں قدم رکھیں یعنی ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں کیونکہ تمام ذرائع اور نتائج و عواقب پر نیز جملہ اسباب و عوامل اور ان کے اثرات پر اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ ہی کے دستِ قدرت کی تخلیق ہے اور وہ ان سب سے وراء الوراء ہے۔ سو اپنی دعاؤں اور اپنی کوششوں کو باہم متحد کر دیں۔ دعا یہ کریں کہ خدا ہمیں بصیرت عطا کرے اور دنیا و مافیہا کی واقفیت سے بہرہ ور فرمائے۔ کائنات اور ہم سب کے خالق سے جو ہمارا آسمانی آقا اور الٰہ ہے تعلق استوار کرنے میں دعاؤں سے کام لیں اور کوشش میں لگے رہیں۔ وہی ہے جس نے مختلف اشیاء پیدا کر کے ان میں غیر محدود خواص رکھ دیئے ہیں اور پھر انہیں انسان کی خدمت پر لگا دیا ہے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان علم و عقل اور کوشش کے ذریعہ سے ان خواص کو کام میں لائے اور ان سے فائدہ اٹھائے بے علمی (جہالت) اس استفادہ کی راہ میں روک بن جاتی ہے اور بے عقلی (نامعقولیت) علم کا گلا گھونٹ کر رکھ دیتی ہے۔ اور اسی طرح جمود شکست خوردگی اور مایوسی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ خدائے قادر و توانا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ انسان کو محنت اور جد و جہد میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھنی چاہیئے۔ ضروری ہے کہ وہ اتنی محنت کرے کہ اس کی محنت اپنے کمال اور نقطۂ عروج کو پہنچ جائے۔ جب حصول مقصد کی خاطر انسان انتھک اور کبھی نہ ختم ہونے والی کوشش میں لگ جاتا ہے۔ اور پیش آمدہ اشکال کو حل کرنے پر اپنے تمام ذرائع بروئے کار لا کر اپنا وقت، اپنی طاقت اور اپنی بصیرت کو مرکوز کر دیتا ہے اور پھر ساتھ کے ساتھ عاجزانہ طور پر خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس سے رہنمائی اور امداد کا طالب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع برحمت ہوتا ہے اور اس کے فضل سے کامیابی کے دروازے کھل جاتے ہیں

اپنے اس نہایت بصیرت افروز خطاب کو حضور نے نہایت بیش قیمت دعاؤں پر ختم کیا۔ جس میں حضور نے کماسی یونیورسٹی کے طلباء اور طالبات کو اس دعا سے بھی نوازا کہ اللہ تعالیٰ انہیں حصولِ علم کے صحیح طریق کو اختیار کرتے ہوئے اصل اور حقیقی علم سے بہرہ ور ہونے اور اس علم سے بنی نوع انسان کو فیض پہنچانے اور ان کی خدمت صحیح معنوں میں بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے

آمین –

وقفِ عارضی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تحریکات جاری فرمائی ہیں ان میں ایک وقفِ عارضی ہے۔ اس تحریک کے بارے میں اس سے قبل بارہا احباب جماعت کو توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ تحریک دو لحاظ سے بڑی بابرکت ثابت ہوئی ہے۔ ایک تو خود واقفِ عارضی کی اپنی اصلاح اور روحانی ترقی کے لئے بے حد مفید ثابت ہوتی ہے جس کا اقرار ہر واقفِ عارضی خود کرتا ہے اور جو ایک دفعہ وقف کرتے ہیں وہ آئندہ بھی خواہش رکھتے اور مزید عرصہ کے لئے وقف کرتے ہیں۔ دوسرا فائدہ اس کا جماعتوں کی تربیت اور تبلیغ کے کام میں وسعت ہے ہمارے پاس اتنے مبلغ یا معلم نہیں ہیں جو ضرورت کو پورا کر سکیں۔ اس کمی کو واقفینِ عارضی کی تحریک جاری فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا ہے۔ جس کے شاندار نتائج ہر جاننے والے دوست پر عیاں ہیں۔ امامِ جماعت کا ہر فعل ہی برکتوں کا حامل ہوتا ہے۔ ہر فردِ جماعت کو اس کا تجربہ ہو گا اور ہونا چاہیئے جس کے ہاتھوں میں اپنی جماعت کی عنان دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کا خود رہبر اور رہنما ہوتا ہے اس کی ہر حرکت خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے اس کا کوئی فعل نعوذ باللہ بے فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ جماعت کو جس راستہ پر چلاتا ہے اور جس رنگ میں ان کا تزکیہ کرتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ خارقِ عادت طور پر برکت کے سامان دکھا دیتا ہے پس امامِ جماعت کی تحریکات نہایت بابرکت اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے نزول کا باعث ہوتی ہیں۔ ہر سوچنے والا احمدی تھوڑے سے غور کے بعد سمجھ سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے ایک خاص دور سے گزر رہی ہے۔ ہم میدانِ جہاد میں ہیں اور جہاد کے لئے امام بطور ڈھال کے ہوتا ہے۔ پس دوستوں کو اپنے امام کی اقتداء میں اس کی مرضی کے مطابق جہاد کرنا اور قربانیوں میں حصہ لینا نہایت ضروری ہے

ہمارے بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ دوستوں نے اور اعلیٰ پیمانہ کے کاروباری دوستوں نے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا ہے جو دوسرے احبابِ جماعت، جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں یا کاروباری ہوں ان کے لئے یہ نمونے قابلِ تقلید ہیں۔ ابھی حال ہی میں مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری یادگیر اور مکرم محمد صبغۃ اللہ بنگلور، جو اچھے کاروبار رکھتے ہیں وقفِ عارضی میں خدمت بجا لائے۔ اسی طرح حال ہی میں مکرم پروفیسر ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد تین ہفتہ کے لئے وقفِ عارضی پر تشریف لے گئے ہیں۔ گزشتہ سال بھی مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور ان کے والد محترم جناب سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین یہ خدمت بجا لا چکے ہیں۔ دوست ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں اسی طرح محترم سید اختر احمد صاحب اورینوی نے چھ ہفتے کیلئے وقفِ عارضی کی پیشکش کی ہے۔ یہ مندرجہ بالا دوست ہمارے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور کاروباری احباب کے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں

جملہ انچارج مبلغ صاحبان کو اور بڑی جماعتوں کو فارم وقفِ عارضی بھجوائے جا چکے ہیں میں مخلصین جماعت سے اس تحریک پر لبیک کہنے کے لئے اپیل کرتا ہوں۔ دوست آگے آئیں اور امام کے ارشاد کی تعمیل کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں

اللہ تعالیٰ کثرت سے دوستوں کو توفیق دے۔

مرزا وسیم احمد
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مستحق احباب کو ایک رعایت

نظارت دعوۃ و تبلیغ چاہتی ہے کہ جو طالب علم اخبار بدر کے خریدار بننا چاہیں یا جو دوست اخبار بدر کا پورا چندہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ یا ایسے احباب جو زیرِ تبلیغ دوستوں کے نام اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہوں مگر اخبار بدر کا پورا چندہ ادا کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوں۔ ایسے تمام احباب اگر اخبار بدر کا نصف چندہ یا پانچ روپیہ ادا کر دیں تو نظارت دعوۃ و تبلیغ ان کی طرف سے نصف چندہ کا انتظام کر کے ان کے نام ایک سال کے لئے اخبار بدر جاری کرا دے گی۔

امید ہے کہ طالب علم اور غیر مستطیع احباب اور تبلیغ کا جذبہ رکھنے والے دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں گے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تحریک صدقہ و دعا - صوبہ بہار کی جماعتوں مظفر پور۔ بھاگل پور و دیرہ پورہ میں حضور کے سفرِ افریقہ کے سلسلہ میں خاکسار نے احباب کو دعا اور صدقہ کی تحریک کی جمعہ نمازوں میں اجتماعی دعاؤں کے علاوہ احباب نے دل کھول کر صدقہ دیا۔ صدقہ کی رقوم مستحقین میں تقسیم کر دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ خاکسار عبد الحی نصر مبلغ

قابلِ قدر نمونہ

سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی یادگیری رضی اللہ عنہ جنوبی ہند میں احمدیت کے ایک عاشق اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابہ میں سے تھے۔ آپ کی بے لوث قربانی اور احمدیت سے عاشقانہ رنگ کے نتیجہ میں اس علاقہ میں نہ صرف یادگیر میں ایک فعّال اور مخلص جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ بلکہ ارد گرد اکثر خاندان اسی نیک سیرت بزرگ کے نمونہ اور قربانی کے نتیجہ میں احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ آجکل جماعت احمدیہ یادگیر کی امارت کا شرف ان کے لخت جگر مکرم برادرم سیٹھ محمد الیاس صاحب کو حاصل ہے۔ یہ امر باعث خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے کو بھی اپنے مخلص باپ کی خوبیوں سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ ان کے مخلصانہ تعاون کے نتیجہ میں جنوبی ہند میں صرف یہی ایک واحد جماعت ہے جس نے لازمی چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ بلکہ وہ دوست جو فوت ہو چکے ہیں اور حوادث زمانہ کا شکار ہو کر اس قابل نہیں رہے تھے کہ اپنا بقایا ادا کر سکیں ان کے ذمہ بقایا کی رقم بھی سیٹھ صاحب موصوف نے اپنی طرف سے ادا کر دی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

درویشی فنڈ

حضرت شیخ سیٹھ حسن صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان میں کلکتہ کے بعد سب سے زیادہ رقم درویشی فنڈ میں ادا ہو رہی ہے سال رواں کا چندہ درویشی فنڈ مکرم سیٹھ صاحب نے نہ صرف پیشگی ادا کر دیا ہے۔ بلکہ گزشتہ سال سے ۵۰۰/- روپیہ کا اضافہ بھی فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس وقت سیٹھ حسن صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان میں سے محترم سیٹھ عبد الحی صاحب مرحوم اور محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم و مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری کے خاندان کے مخلص افراد ہر رنگ میں جماعت کے لئے ایک خاص قسم کا درد رکھتے ہیں۔

”زرِ چندہ حیدر آباد“

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حیدر آباد کے علاقہ کے متعلق زرِ چندہ کی بشارت دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت اور اس کا اپنے بندوں سے سلوک ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو ہر زمانہ میں پورا کرتا ہے۔

ہمارے ملک میں سیاسی انقلابات کے باوجود بھی اس علاقہ میں فعّال اور مخلص جماعتیں قائم ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت سیٹھ شیخ حسن رضی اللہ عنہ ایسے مخلص اور مخیّر احباب کو احمدیت میں داخل کر کے ”زرِ چندہ حیدر آباد“ کی الہامی صداقت کو ثابت کیا ہے۔ ان کے بعد سیٹھ محمد غوث صاحب رضی اللہ عنہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق اور سلسلہ کے لئے مالی قربانیوں کا ایک خاص مقام عطا فرمایا۔ پھر خدا تعالیٰ نے حضرت سیٹھ عبد اللہ بھائی الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کو اس بشارت کے پورا کرنے کے لئے کھڑا کیا۔ اور اب بھی جماعت کی تنظیم اور مالی قربانیوں کے میدان میں علاقہ حیدر آباد کی جماعتوں کو خاص مقام حاصل ہے اور ان دو تین جماعتوں یعنی حیدر آباد۔ یادگیر چنت کنٹہ کا بجٹ ایسا ٹھوس ہوتا ہے کہ مرکز پورا اعتماد کر سکتا ہے۔ اس علاقہ میں محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب سابق سیکرٹری مال حیدر آباد دکن اور محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل مرحوم کا نام مالی جہاد میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا جنہوں نے اس علاقہ اور جماعتوں میں مالی قربانی کا ایک خاص جذبہ پیدا کیا ہے چنانچہ ریاست حیدر آباد کے وقت اس علاقہ کی ساری جماعتوں کا چندہ حیدر آباد جمع ہوتا تھا اور پھر وہاں سے محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن حال ربوہ کے ذریعہ مرکز میں آتا تھا۔ تا اللہ تعالیٰ کا یہ الہام کہ

”زرِ چندہ حیدر آباد“

ہر لحاظ سے پورا ہوتا رہے۔

آجکل حیدر آباد کے علاقہ میں برادر مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کو اللہ تعالیٰ نے خدمتِ دین کے خاص جذبہ کے ساتھ آگے آنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ ہمارے اس منکسر المزاج اور سادہ لوح بھائی کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ساتھ محبت اور خاص قسم کی غیرت دینی کا جذبہ عطا فرمایا ہے۔ اور رات دن اس کوشش میں ہیں کہ حیدر آباد ایسے بڑے شہر میں ایک الگ احمدیہ کالونی کا قیام عمل میں لایا جائے تا ہماری نئی پود آجکل کی خطرناک تہذیب کے بد اثرات سے محفوظ رہے تمام بزرگان سلسلہ اور بھائیوں سے نظارت ہٰذا درخواست کرتی ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو بار آور فرمائے اور اس علاقہ کو اب تک تاریخ احمدیت میں جو مقام حاصل رہا ہے آئندہ بھی ہماری نئی نسل ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے احمدیت کے جھنڈے کو سرنگوں نہ ہونے دے۔

دوستو اور بھائیو! آپ نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ مغربی افریقہ کے حالات پڑھے ہوں گے۔ وہ لوگ جو اپنے مرکز سے بہت دور ہیں جن میں سے اکثر نے اپنے مرکز کو بھی نہیں دیکھا ان کا ایثار، قربانی اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ محبت کے نظارے ہم سب کو جھنجھوڑ رہے ہیں اور ہمیں بیدار کر رہے ہیں کہ ہماری ذمہ داریاں کس قدر اہم اور زیادہ ہیں۔ ہم نے اگر ان نئی قوموں کے معلم بننا ہے تو اس کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ بھی پیش کرنا ہو گا صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم ہجرت مطابق یکم مئی ۱۹۷۰ء سے شروع ہے۔ اگر عہدیداران اور احباب جماعت ابھی سے اپنی اپنی جماعتوں کی مالی قربانی کا جائزہ لینا شروع کر دیں گے تو آخر سال میں مرکز اور خود احباب جماعت بھی پریشانی سے بچ جائیں گے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانِ نکاح و اظہارِ تشکر

بمقام آرٹھا ضلع مونگھیر (بہار) ۲۵ شہادت (اپریل) کو محترم ملک صلاح الدین صاحب آرٹھا کی صاحبزادی عزیزہ روشن آرا بیگم کا نکاح عزیز شیخ ناصر علی صاحب انچارج آئی ٹی آئی دربھنگہ کے ساتھ سات ہزار روپیہ مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ شیخ ناصر علی صاحب مکرم شیخ عابد علی صاحب آف بریہ پورہ بھاگلپور کے صاحبزادہ ہیں۔ اسی رات کو برات بذریعہ بس آرٹھا پہنچی تھی۔ ۲۶ کی صبح کو رخصتانہ عمل میں آیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

محترم ملک صلاح الدین صاحب نے ۲۰ روپیہ شکرانہ فنڈ میں اور ۱۰ روپیہ اعانت بدر میں ادا فرمائے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار عبد الحی فضل مبلغ سلسلہ

بہت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پرزہ نہیں مل سکا تو وہ پرزہ نایاب ہو سکتا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ اطلاع دیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے۔ ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں!!

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "Autocentre" فون نمبرز 23-1652 23-5222

سپیشل گن لوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام دفاع، پولیس، ریلوے، ٹائر سروسز، ہیوی انجینئرنگ، کیمیکل انڈسٹریز، مائنز، ڈریجز، ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!

گلوب ایکسپورٹرز

آفس و فیکٹری ۱۰ ایربھورام سرکار لین کلکتہ ۱۵ — فون نمبر ۳۲۷۳-۲۴

شوروم ۲/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ — فون نمبر ۰۱۰۱-۳۴

تار کا پتہ گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"